مارکس: عوام کے لیے
رائیس
تیمور رحمان

مارکس عوام کے لیے

مصنف: رائیس

مترجم: تیمور رحمان

COMMUNIST MAZDOOR KISSAN PARTY PAKISTAN

کمیونسٹ مزدور کسان پارٹی پاکستان

۷۴ ۔ فیروز پور روڈ ۔ شمع پلازہ ۔ لاہور

نام کتاب ——— مارکس عوام کے لیے

مصنّف ——— رائیس

مترجم ——— تیمور رحمان

بار اوّل ——— ۱۹۹۹ء

ناشر ——— الفاظ پبلیکیشنز 74 فیروزپور روڈ
شمع پلازہ - لاہور - پوسٹ کوڈ 54600

قیمت 30 روپے

دیباچہ

ہمارا معاشرہ غربت، بے روزگاری، مہنگائی، اور بھوک کا شکار ہے۔ یہ سب ہمارے معاشی نظام کے عناصر ہیں۔ اس معاشی نظام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کارل مارکس نے سرمایہ داری کا سائنسی مطالعہ کیا تھا۔ مارکس کے خیالات کو سمجھے بغیر اس معاشرے کو نہیں بدلا جا سکتا۔ اِن خیالات کو عوام تک پہنچانا ہر اس انسان کا فرض ہے جو اِس معاشرے میں غریبوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ ہمارے دانشور اِن خیالات کو بہت مشکل زبان میں لکھتے ہیں جس کا نتیجا یہ ہے کہ یہ خیالات محدود رہ جاتے ہیں۔ مارکسیوں کو اِس بیماری سے بچنا چاہیے اور آسان زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیے۔ یہ کتاب مارکس کے خیالات عوام تک ایک ایسے طریقے سے پہنچانے کی کوشش کرتی ہے جو کہ آسان بھی ہے اور مزے دار بھی۔

یہ کتاب انگریزی کی کتاب Marx for Beginners کا ترجمہ ہے۔ میں اِس کتاب کے مصنف رائیس کا بہت مشکور ہوں۔ اس کے علاوہ اپنے والدین، نور جہان اخلاق عطیہ خان اور کیتھی عالم کی مدد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اِس کتاب میں چند تبدیلیاں ہیں۔ پہلی تبدیلی یہ ہے کہ کئی ایسی چیزوں کو چھوڑ دیا گیا ہے جن کا پاکستان میں جدوجہد سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرا کتاب کو آسان سے آسان تر کرنے کے لیے کئی لمبے اور مشکل پیراگرافوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کو پھر سے پرنٹ کرنے کے لیے کاپی رائیٹ کی ضرورت نہیں۔ امید ہے کہ آپ کو یہ کتاب پسند آئے گی اور آپ اس کتاب کو عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔

تیمور رحمان

جون ۱۹۹۹

مارکس کے
دور کا
لندن...
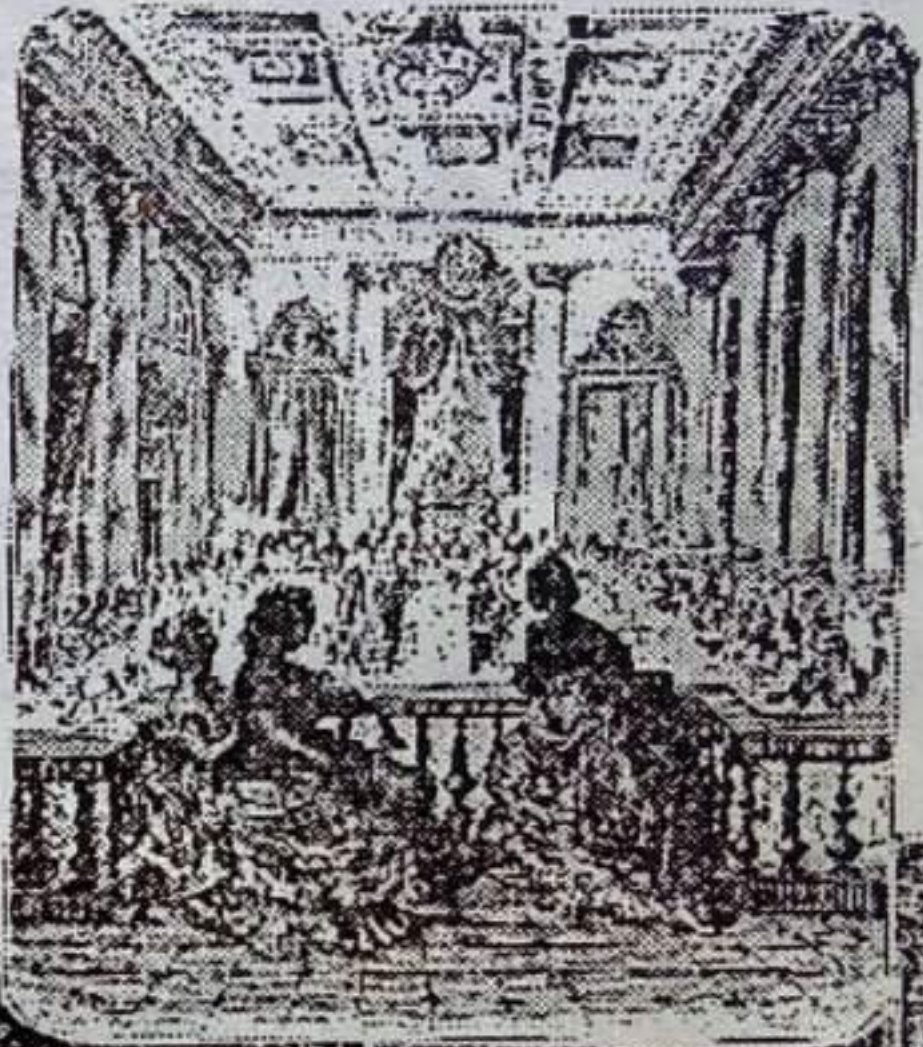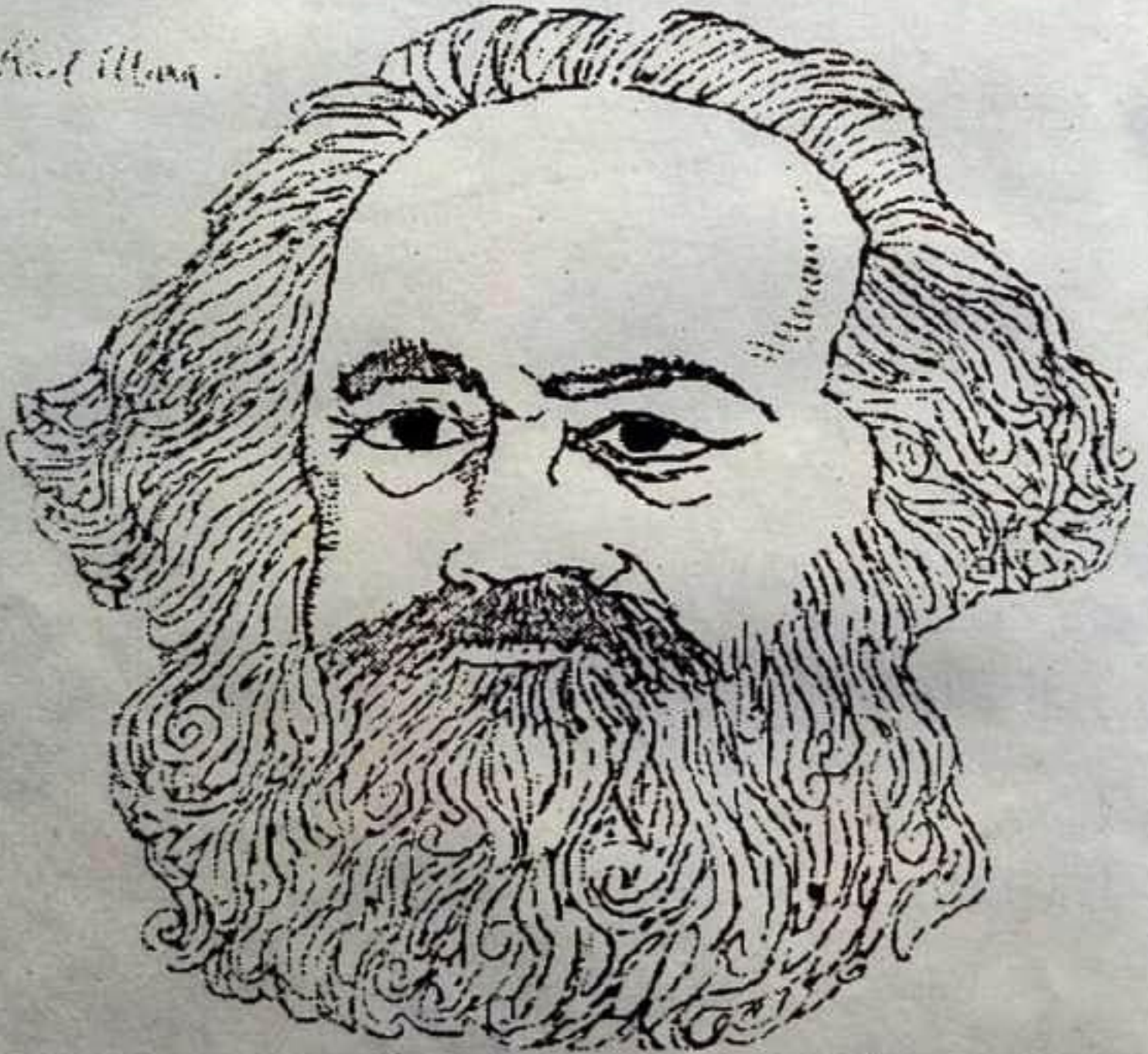
اُس کا پورا نام کارل مارکس تھا۔

کارل مارکس ایک جرمن دانشور تھا جو
1818 سے 1883 تک جدوجہد کرتا رہا۔
وہ روسی نہیں تھا؟
ہر جگہ اس کو کمیونزم . .
ایجاد کرنے کا قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔
مارکسی
چمچے
یار جس طرف دیکھو بولشویک، مارکسسٹ، سوشل ازم، لینن ازم، سرخا
فیڈل، ماؤ، اشتراکی، وغیرہ جیسے لفظ لوگوں کو چھیڑتے ہیں۔
سرمایہ، طبقاتی جدوجہد،
مزدور، پرولتاریہ . . .

مارکس نے ہر موضوع پر لکھا۔ اس صدی میں کوئی ایسی بنیادی تبدیلی نہیں جو مارکس کے خیالات سے اثر انداز نہ ہوئی ہو

دراصل مارکس ازم نے دنیا کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے: ایک وہ لوگ جو مارکس ازم سے نفرت کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنی ساری امیدیں مارکس ازم سے وابستہ کرتے ہیں۔

بڑے شوق تھے اس بالوں والے بابے کو

معاشیات، فلسفہ، ادب، تاریخ، انسانی تعلقات، انقلاب، معاشرتی تبدیلی، ٹریڈ یونین، علم طب، صنعت تعلیم، کاشت کاری، صحافت...

ہر جگہ پر آپ کو مارکس کے دو چار بال ضرور نظر آئیں گے

اور کوئی بالوں کی کمی بھی تھی۔

مارکس عوام کے لئے

مارکس کے خیالات پر عمل آج وہ تمنا پوری کر سکتی ہے جو کہ صدیوں سے پوری نہیں ہو سکی : استحصال سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا
سوشل سیکیورٹی، پینشن، چھٹیاں، یونین، یہ سب کسی نہ کسی طرح مارکس کے خیالات کی وجہ سے ملی ہیں
نہیں، یہ میرے مالک کی وجہ سے ہیں
اس کا مطلب ہوا کہ اگر آج ہم پہلے سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں تو یہ بھی مارکس کی وجہ سے ہے
اور دنیا میں کئی دستور اس کی سوچ سے ملتے ہیں
بیسویں صدی میں ہر انقلاب مارکس کی سوچ سے جڑا ہوا ہے
آرمی کے جرنیل سے لے کر سرمایہ دار تک مارکس کے خیالات کے خلاف چرچا رہتا ہے... جو انسان اپنے آپ کو مارکسی کہہ دے، پوری ریاست اُس کے خلاف ہو جاتی ہے... پھر بھی کچھ "دانشور" یہ ہی کہیں گے کہ مارکس میں کسی کو کوئی دلچسپی نہیں۔
اف، اس مارکس کا نام میرے چرچ میں بھی لیا جاتا ہے۔
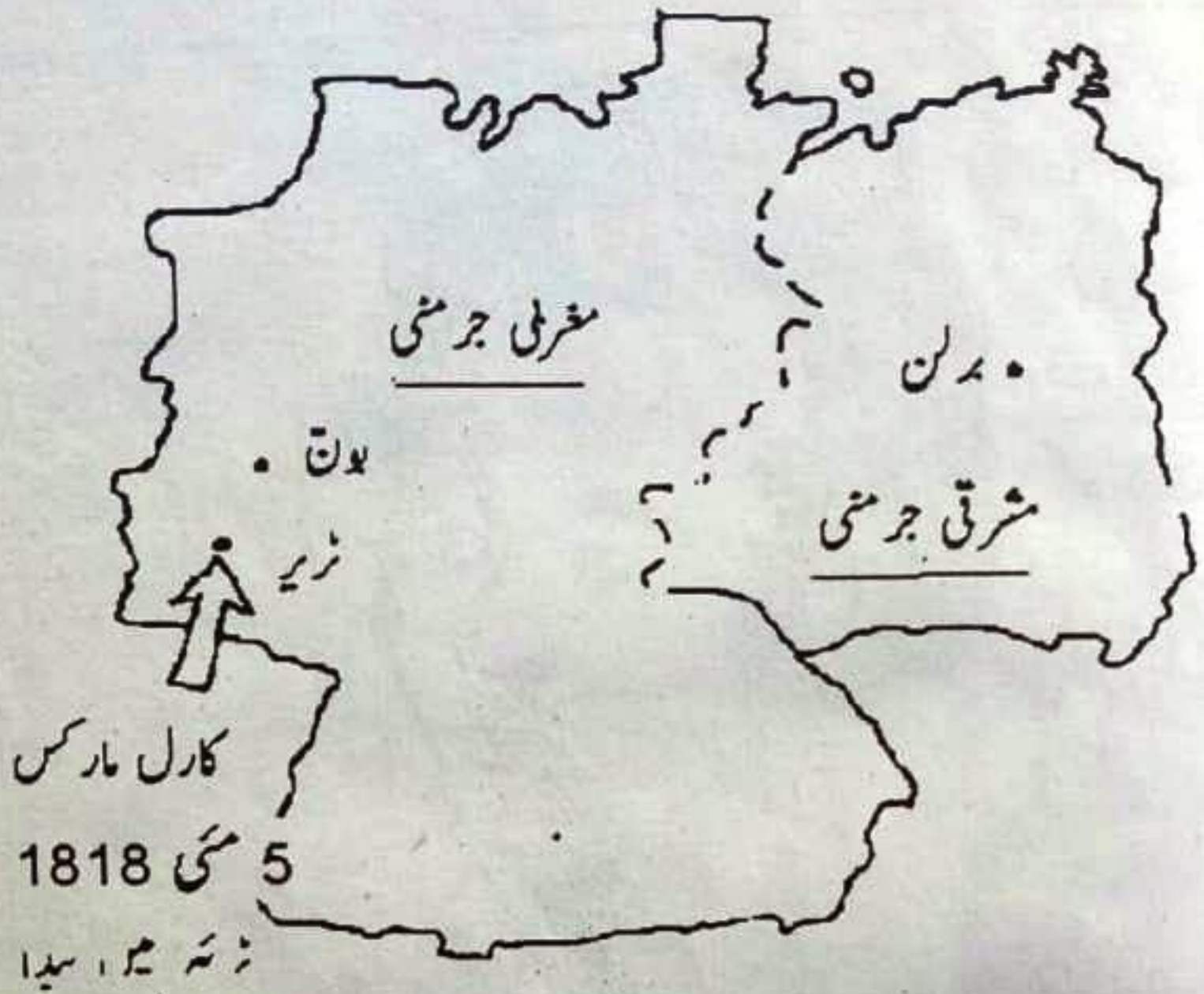
مغربی جرمنی
برلن
بون
مشرقی جرمنی
ٹریر
کارل مارکس
5 مئی 1818
میں وکالت پڑھوں گا۔
اُس وقت کس طرح کے خیالات پڑھائے جاتے تھے؟
ہر قسم کے، مگر یہ میں بعد میں بتاؤں گا
مارکس کا والد ایک وکیل تھا اور اپنے بیٹے کو بھی وکالت پڑھانا چاہتا تھا۔

مارکس نے اپنی پڑھای برلن میں ختم کی
برلن میں مارکس انقلابی ہو گیا

کیا، انقلابی

برلن کی یونیورسٹی میں نئے خیالات ابھر رہے تھے سائنس نے پرانے خیالات کو غلط ثابت کیا اور طالب علم دنیا کے جواب سائنس کے ذریعے تلاش کر رہے تھے۔

انسان کیا ہے

زندگی کیا ہے

ہم کیا ہیں

قدرت کیا ہے

انسان کیا ہے
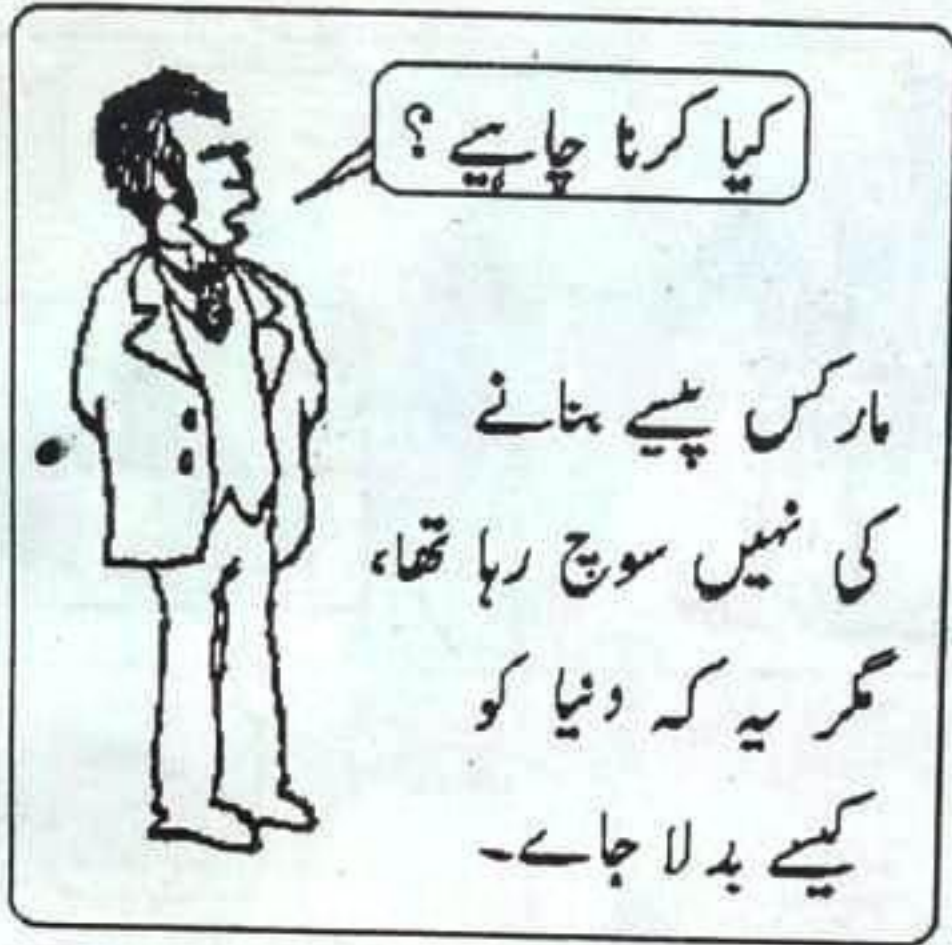
مارکس نے
فلسفہ پڑھنے کا
ارادہ کر لیا

پاگل ہے

اس زمانے میں لوگ
فریڈرک ہیگل سے
بہت متاثر تھے۔
مارکس نے ہیگل کو
پڑھا۔
اور جلد ہی اس سے آگے بڑھ گیا

فریڈرک ہیگل
1770 - 1831

اور پھر پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پرھتے پڑھتے   پرھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پرھتے پڑھتے   پرھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے   پڑھتے پڑھتے

پرھتے پڑھتے   پرھتے پڑھتے

پھر لڈوگ فیورباخ کو پڑھا

تقریباً سارے فلسفیوں کو پڑھ ڈالا

مارکس نے اپنی زندگی کا
مقصد مزدوروں کے نظریہ
کو آگے بڑھانا منا لیا

مارکس نے کہا کہ پچھلے
سارے انقلابی دانشوروں
کی یہ غلطی تھی کہ وہ
آگے نہیں سوچتے تھے،
سیاسی تعلیم اور تحریکی
کام میں سست تھے اور
تاریخ کو نہیں سمجھتے تھے

اور

پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے

پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے

سب معاشیات پر لکھنے والوں کو پڑھ ڈالا
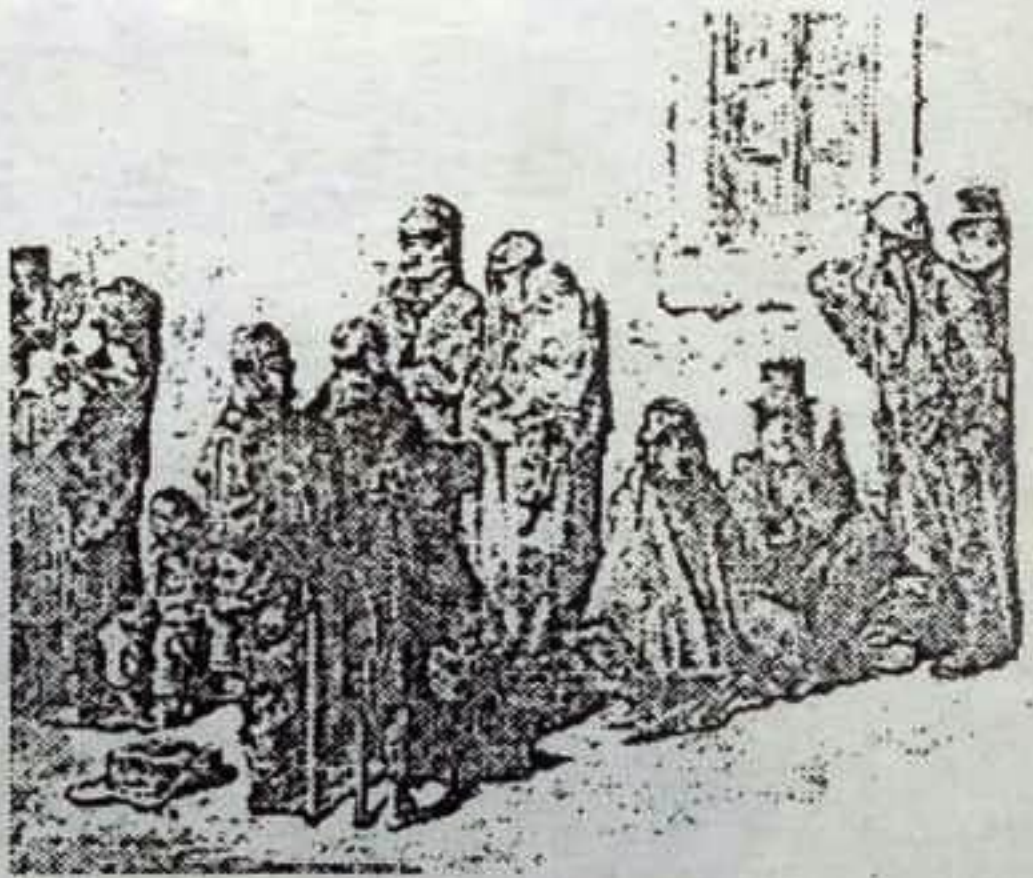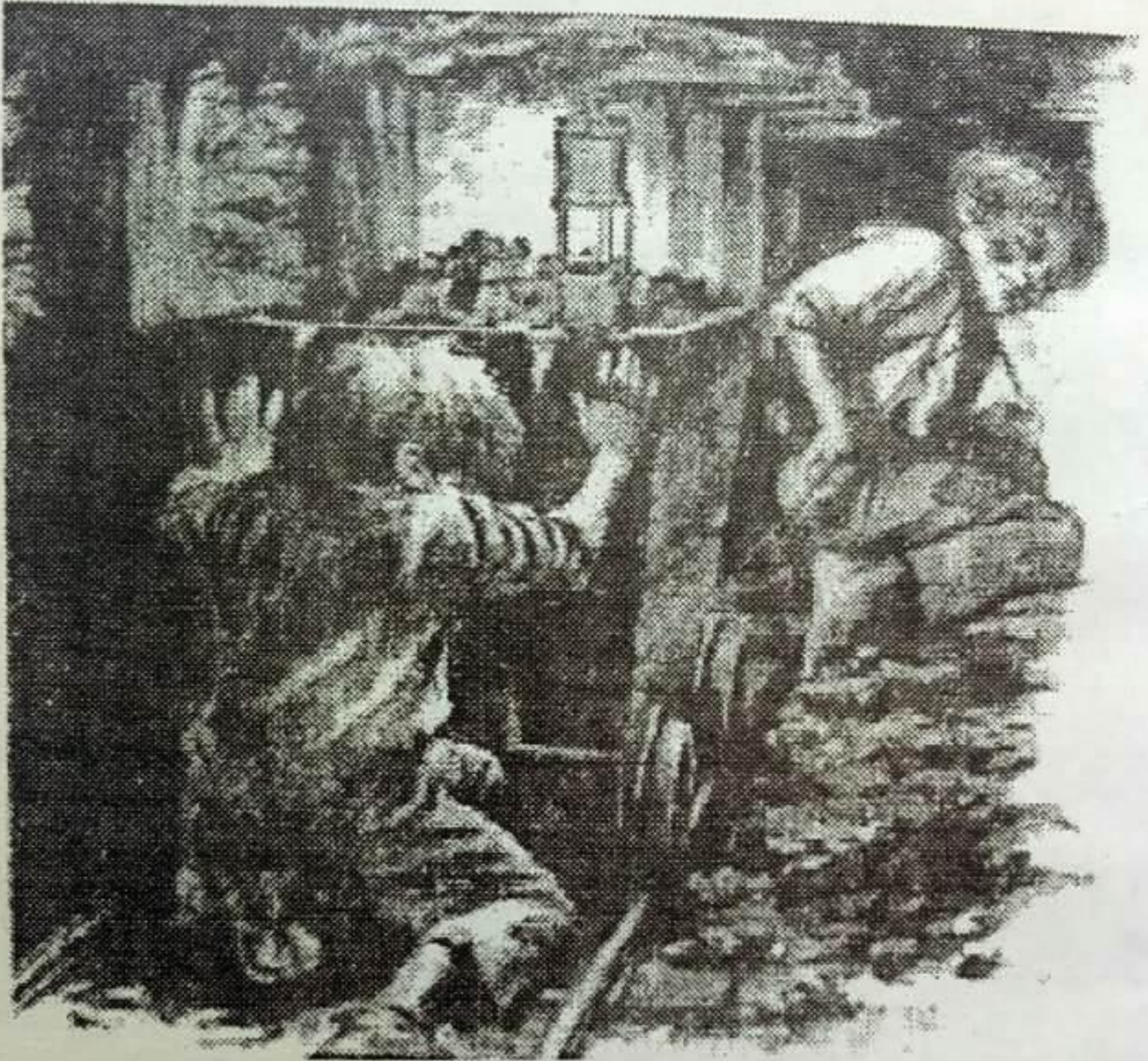
مارکس عوام کے لئے

اس وقت غریبوں کی حالت بہت بُری تھی ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو کانوں میں بہت دشوار حالات میں کام کروایا جاتا تھا۔ مارکس نے ان کی جہنم جیسی زندگیوں کے بارے میں لکھا ...

مزدور اپنے حق کے لیے یونین بنا کر لڑتے ، ان کو اکثر پولیس کا سامنا کرنا پڑتا۔ مارکس نے ان کی جدوجہد کے بارے میں لکھا

مارکس نے مزدوروں کی جدوجہد کے لیے صحافت کا استعمال شروع کیا۔ حکومت کو یہ اچھا نہ لگا اور اخبار بند کرا دیا گیا

18 سال کی عمر سے مارکس کو جینی وون وسٹ فیلن سے عشق تھا۔ 1843 میں مارکس نے جینی سے شادی کر لی اور دونوں فرانس روانہ ہو گئے۔

فرانس میں انقلابی سوچ
عروج پر تھی۔
مارکس نے پروڈھن کو
پڑھا، بلانک، لیروکس، بوٹکن
بوکانن جیسے انقلابی دانشوروں
کو پڑھا۔ اس کے علاوہ
ایڈم سمتھ اور رکارڈو کو پڑھا
مارکس اور بھی انقلابی ہو گیا۔

مارکس کی ملاقات ایک
اور انقلابی سے ہوئی۔
فریڈرک اینگلز اور مارکس کی
انقلابی دوستی دو بھائیوں سے بھی
زیادہ پکی دوستی تھی، اور اس وقت
سے ان دونوں نے بے تحاشا کتابیں
اکٹھی لکھیں۔

فریڈرک اینگلز

فریڈرک اینگلز
بھی مزدوروں
کی جدوجہد کے
بارے میں
کتابیں لکھا کرتا تھا۔

فریڈرک اینگلز اور مارکس نے اتنی کتابیں ، اتنی کتابیں ، اتنی کتابیں اکٹھی لکھیں کہ کچھ مزدور سمجھنے لگے کہ مارکس اینڈ اینگلز ایک ہی بندے کا نام ہے۔
جرمنی کی حکومت نے فرانس کی حکومت کو کہلوایا کہ مارکس کو فرانس سے نکلوا دیا جائے پھر مارکس کو برَاسلز سے بھی نکالا گیا۔
عمر : 30 سال
مالی حالت : بہت بری
کام : جس سے پیسے نہیں ملتے
اب مارکس ایک ایسا شخص بن گیا جس کا کوئی ملک نہیں تھا۔

مارکس نے لندن جا
کر پوری دنیا کے مزدوروں
کے لیے جدوجہد شروع کر دی

اور **کمیونسٹ مینی فیسٹو** لکھا...

‘یورپ کے سر پر ایک بھوت
سوار ہے۔ کمیونزم کا بھوت۔
اس بھوت سے بچنے کے لیے
یورپ کے تمام دقیانوسی
طاقتوں نے اتحاد
کر لیا ہے۔’

ایک بچے کو دفن کرنے کے لیے بھی پیسے نہیں تھے

مارکس لندن میں رہنے لگا اور ایک کے بعد دوسرا کام مزدوروں کے لیے لکھتا رہا۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ مارکس کے تین بچے دوا نا ملنے سے مر گئے۔

اینگلز مارکس کی مدد کرتا رہتا تھا۔ مگر غربت نے مارکس سے اُس کی اولاد چھین لی۔

مارکس کے پاس کبھی کوئی بینک بیلنس نہیں تھا، نہ کوئی جائداد۔ مگر جو کام وہ اپنے لیے نہیں کر سکا وہ اُس نے دنیا بھر کے مزدوروں کے لیے کر دکھایا

مارکس عوام کے لئے

مارکس کی زندگی کے دوران اُس کے خیالات کا بہت کم اثر ہوا۔ حکمران طبقہ نے پوری کوشش کی کہ اس کے خیالات خاموشی سے تاریخ کا حصہ بن جائیں۔ ان مشکلات کے باوجود مارکس کو اپنے خیالات پر پختہ یقین تھا اور وہ جدوجہد کرتا رہا۔

مارکس کے خیالات پر 1917 میں لینن نے عمل کیا۔ روسی انقلاب کی وجہ سے پوری دنیا میں مارکس کے خیالات مشہور ہوئے اور دنیا بھر کے محنت کشوں نے ان کے بارے میں پڑھا

لینن اور سٹالن

اور کروڑوں لوگوں نے اس پر عمل کیا

مارکس عوام کے لئے

مارکس عوام کے لئے

Das Kapital.

Kritik der politischen Oekonomie.

Karl Marx

Hamburg

مارکس کے آخری ۲۵ سال

سرمایہ

لکھنے میں لگ گئے
یہ اُس کی سب سے
بہترین کتاب تھی۔

آخری سالوں میں غربت کی وجہ
سے مارکس کو بہت تکلیفیں اُٹھانی
پڑیں۔ مارکس کا ۱۴ مارچ 1883
میں کام کرتے کرتے انتقال ہو گیا
اُس کی عمر 65 سال تھی۔

یہ وہ کتاب تھی جس نے دنیا ہلا دی

مارکس عوام کے لئے

تو آیئے دیکھتے ہیں کے
مارکس کی سوچ میں ایسا
کیا تھا کہ دنیا بھر میں اتنے
بے شمار لوگ متاثر ہوئے۔

مارکس کے خیالات
طاقتور اس لیے ہیں
کیوں کہ وہ سچ ہیں۔
لینن
مارکس کے خیالات
کی تین شاخیں ہیں
1
فلسفہ
2
معاشیات
3
تاریخی سائنس
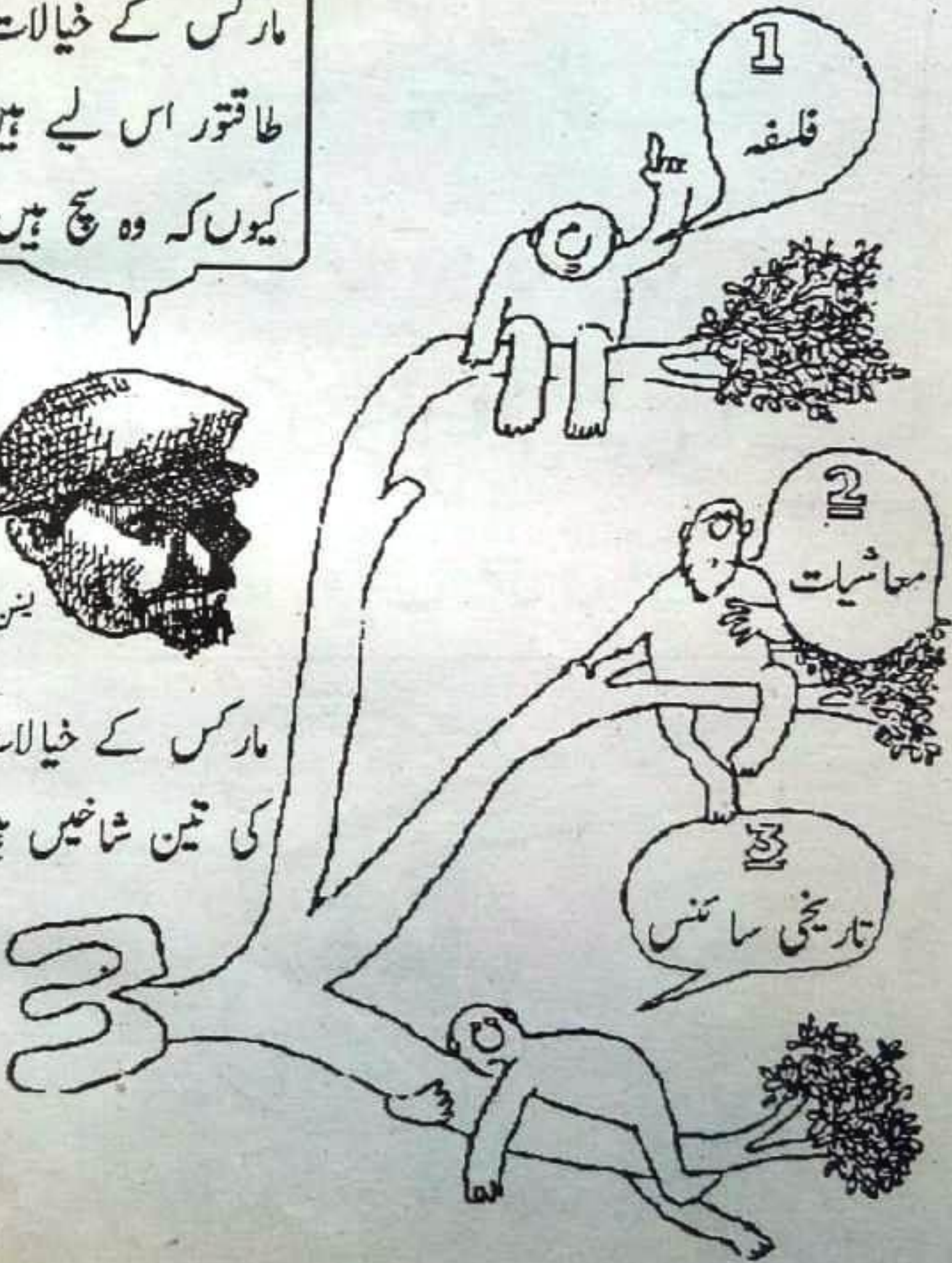
تاریخ میں دو قسم کے
لوگ پائے جاتے ہیں
وہ لوگ جو سائنس
میں یقین رکھتے ہیں
اور وہ لوگ جو سائنس
میں یقین نہیں رکھتے
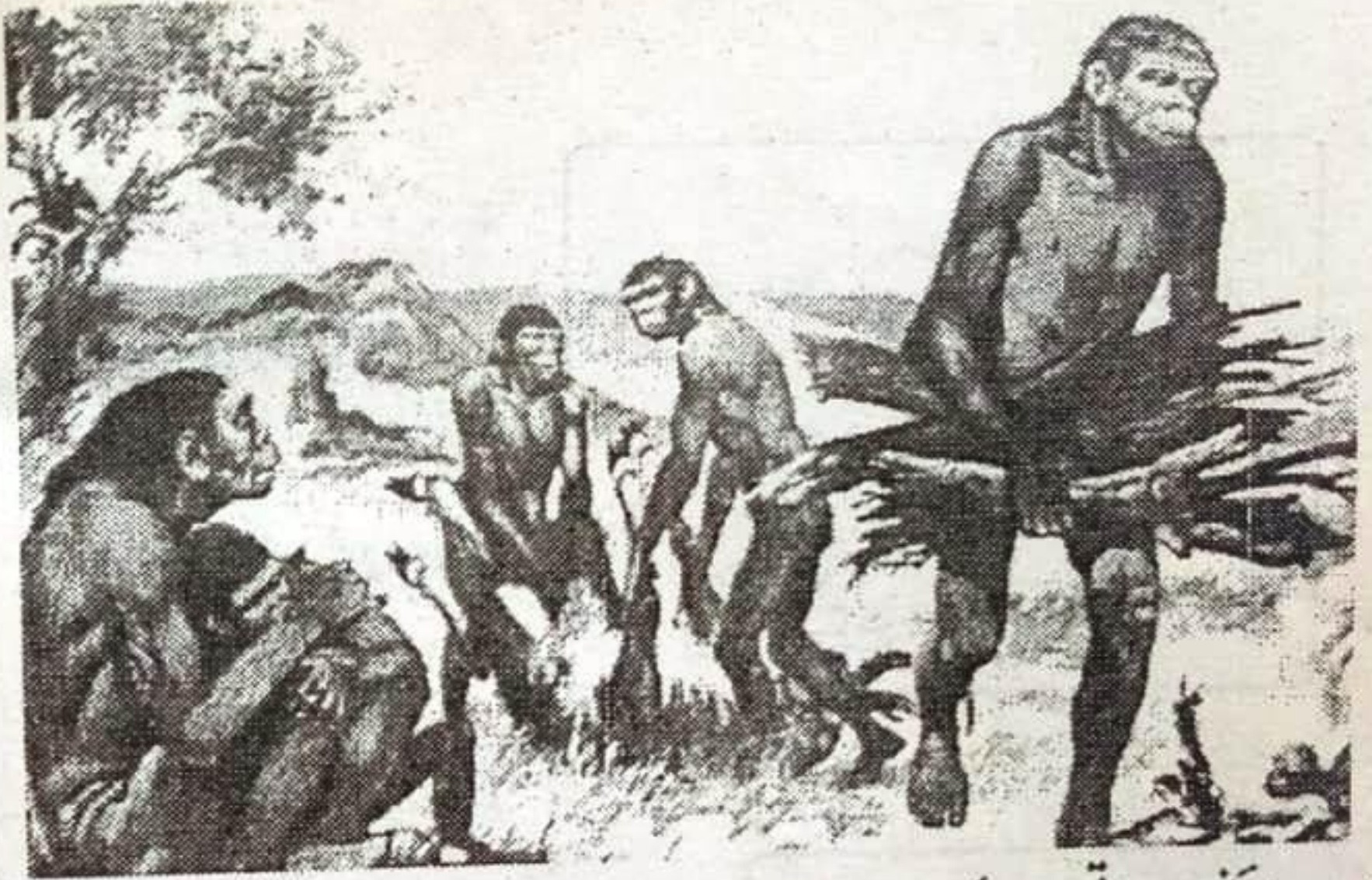
سائنس بتاتی ہے کہ دنیا 6,000,000,000 سال پرانی ہے

اور انسان کو اس دنیا پر
صرف 750,000 سال
ہوئے ہیں۔

شروع میں انسان
جانوروں کی طرح رہتا تھا
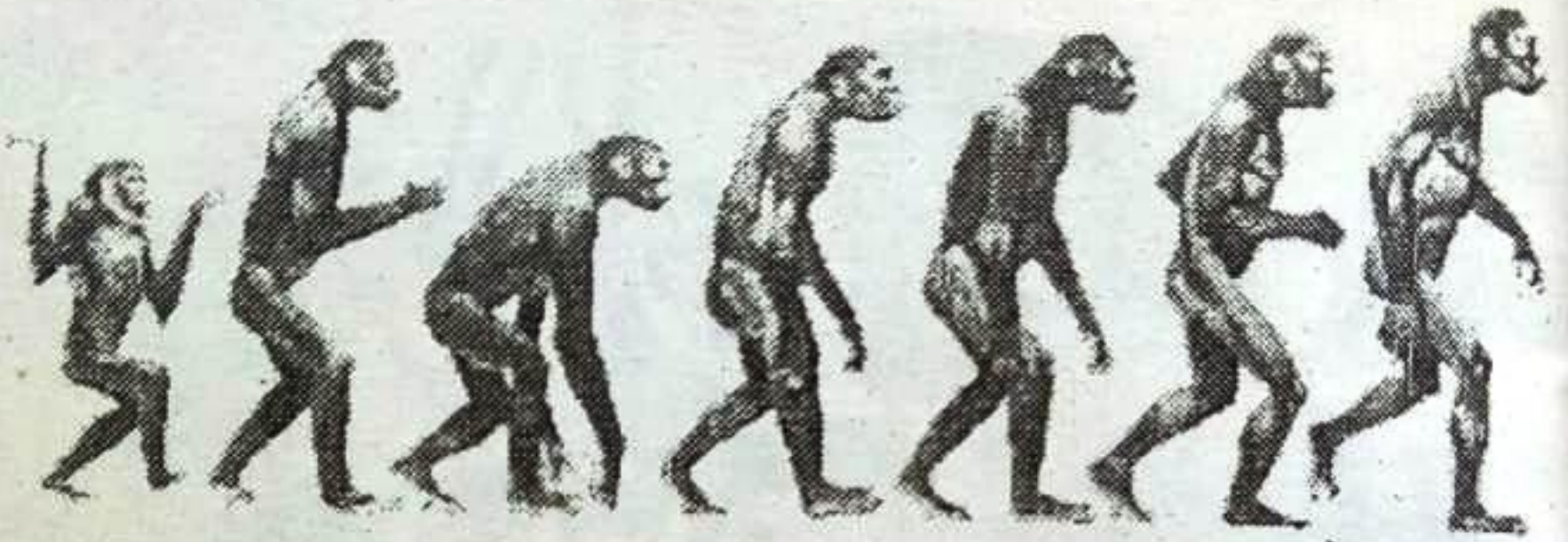
انسان کو زندہ رہنے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔
اس محنت نے انسان کے جسم کو آہستہ آہستہ تبدیل کر
دیا ہے۔ آج کا انسان صدیوں کی محنت کرنے کا نتیجا ہے۔
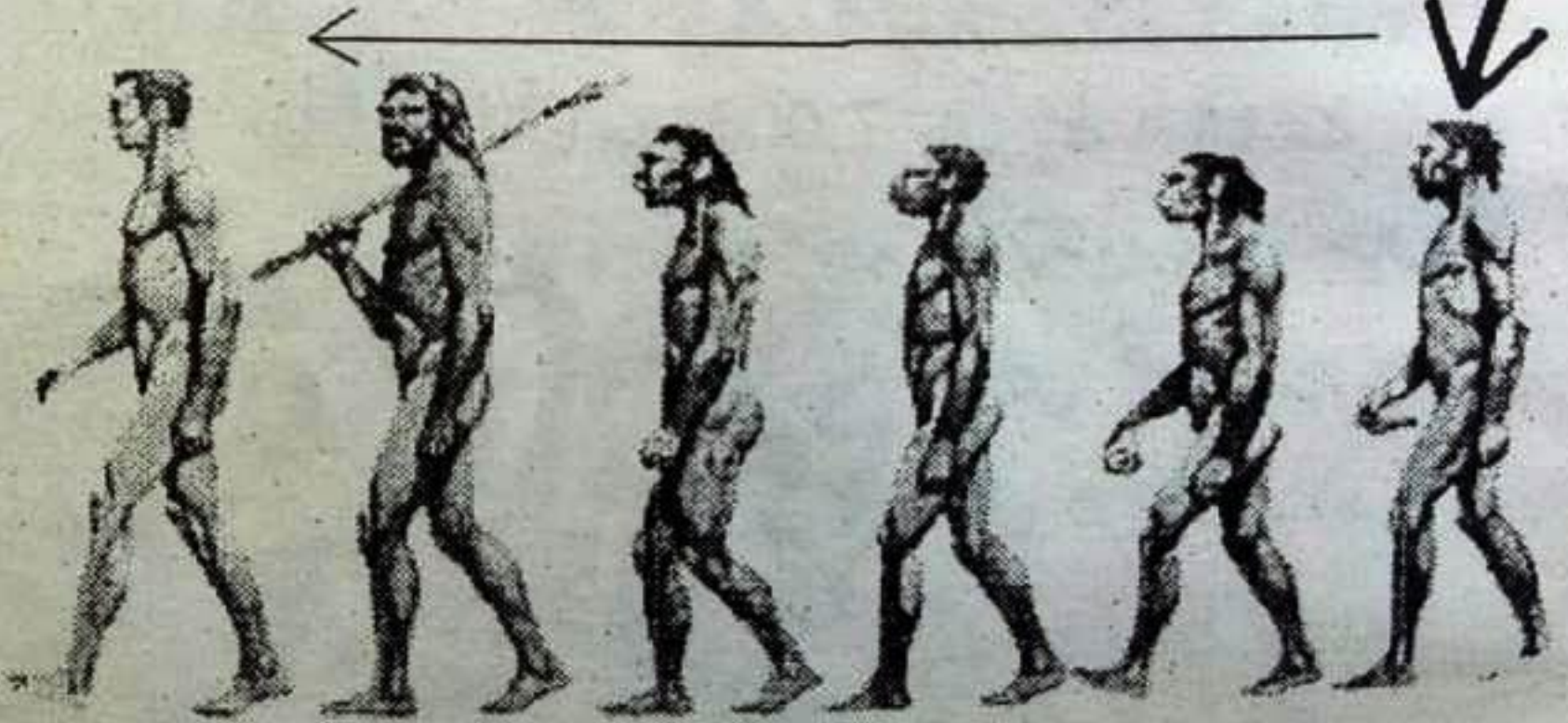
حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے 7,000 سال پہلے انسان نے

اپنی چھوٹی بستیاں بنا لیں تھیں۔ اِن چھوٹے گاوں میں انسان شکار کر کے اور کھانے کا سامان اکٹھا کر کے بستا تھا۔

محنت کرتے کرتے انسان نے اپنے گاؤں کو چھوٹے شہروں میں تبدیل کر دیا، اس کے ساتھ ہی جانوروں کی محنت کا استعمال سیکھ لیا
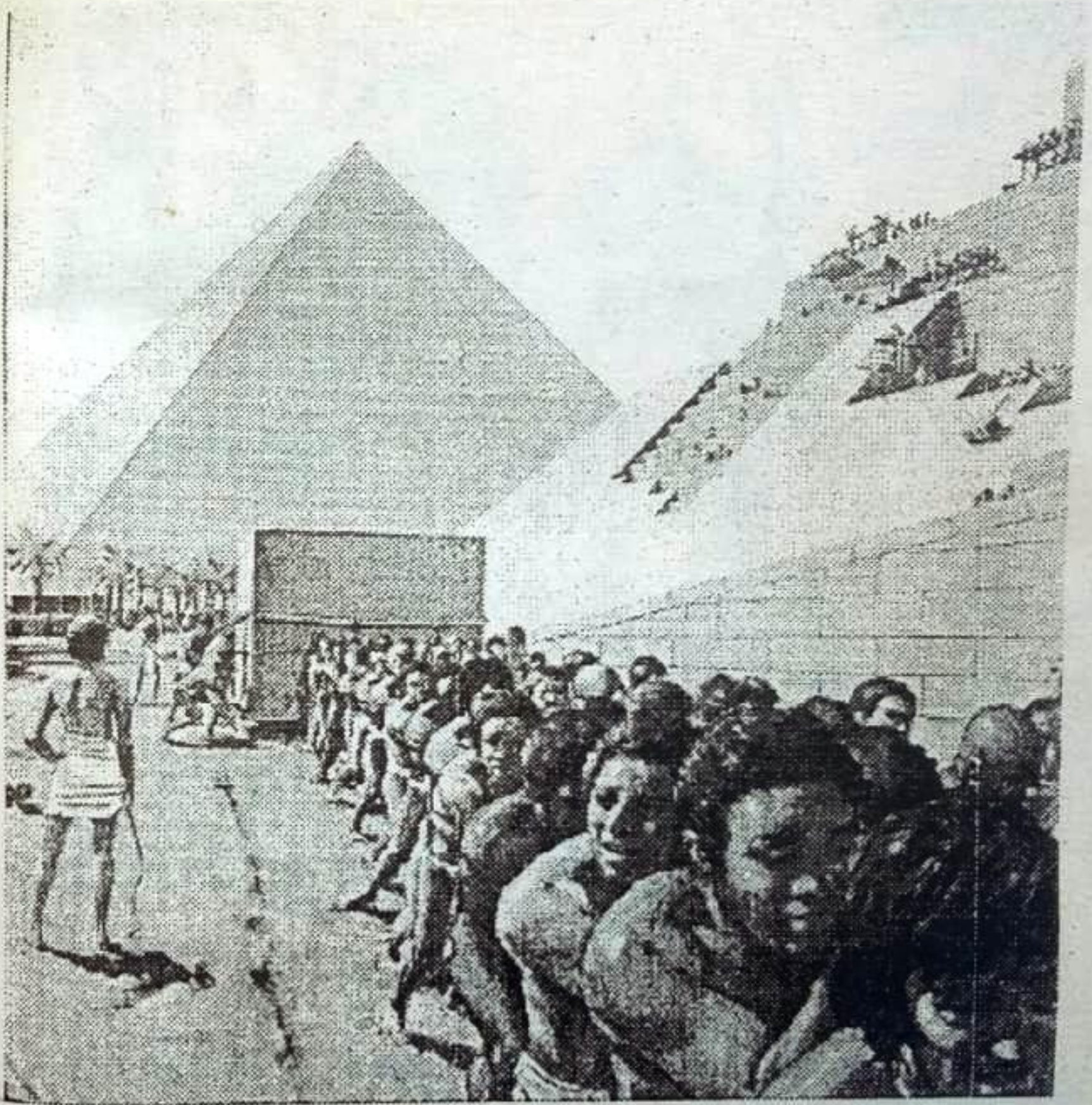
پھر غلامی کا دور شروع ہو گیا، انسان مالک اور غلام میں بٹ گیا
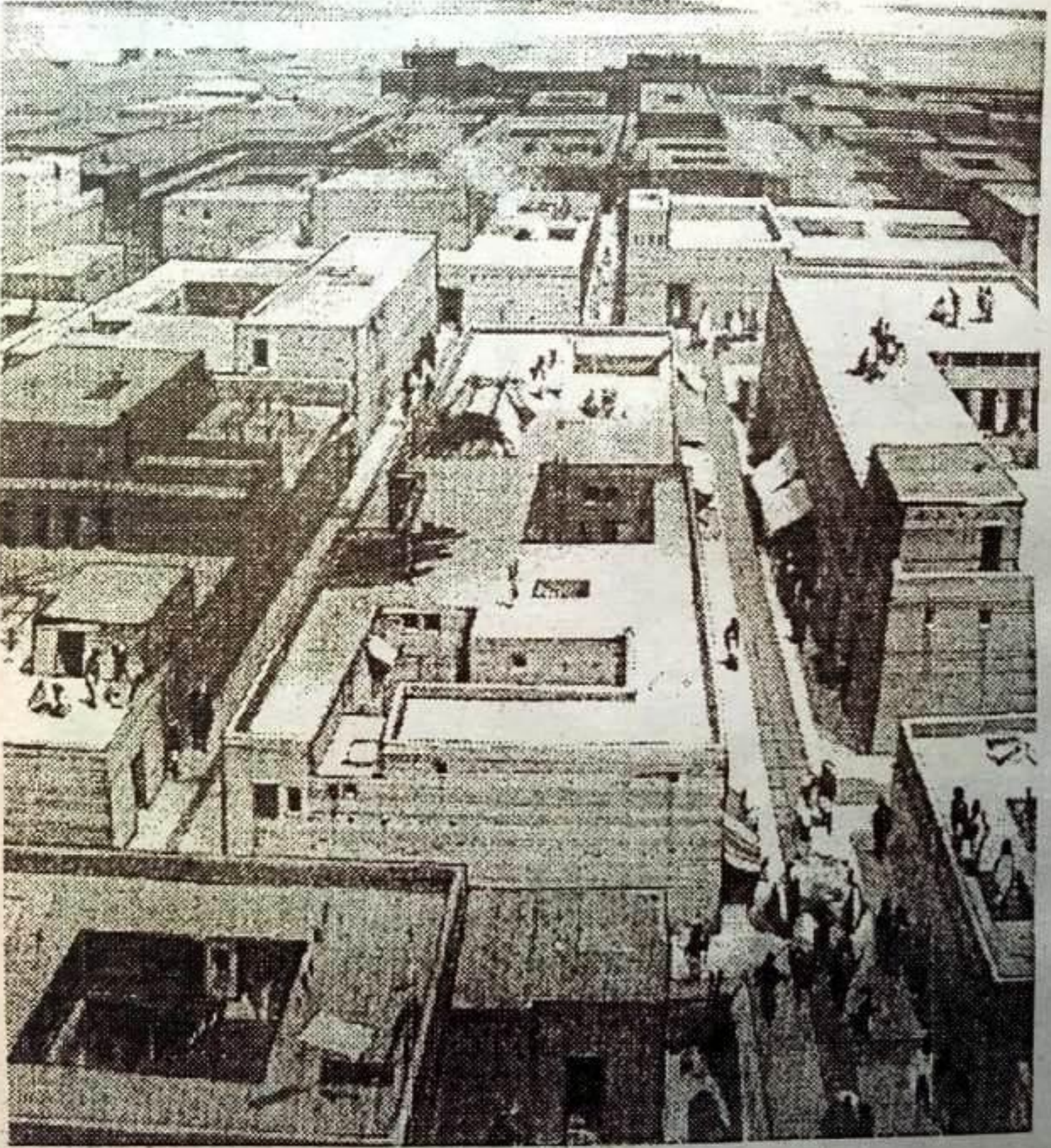
دریائے سندھ کے قریب موہن جودڑو کا منظر کچھ ایسا تھا

مارکس عوام کے لئے

کئی لوگوں نے اس نظام کے
خلاف آواز اٹھائی ۔ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے غریبوں کے
لیے اپنی جان قربان کر دی
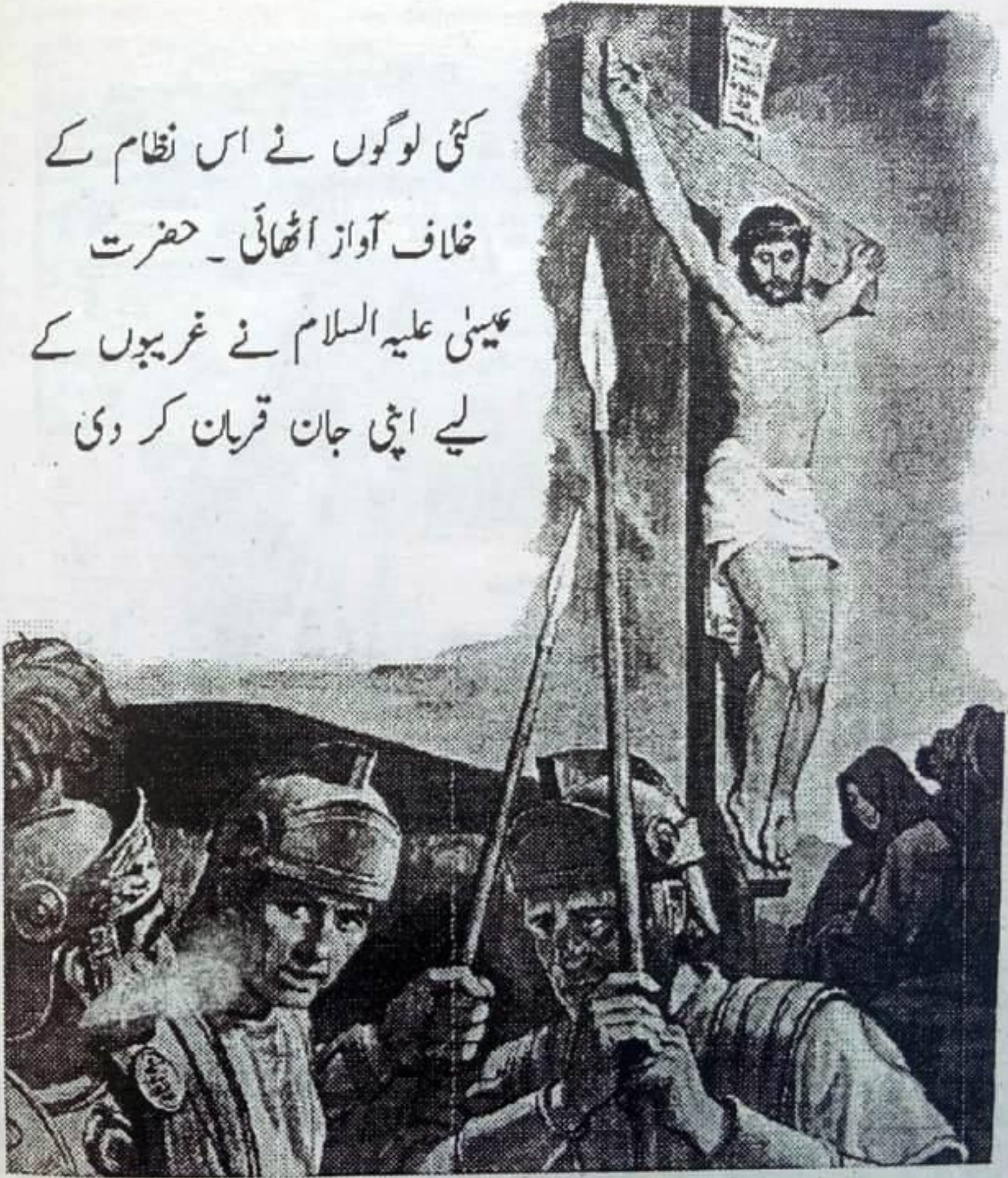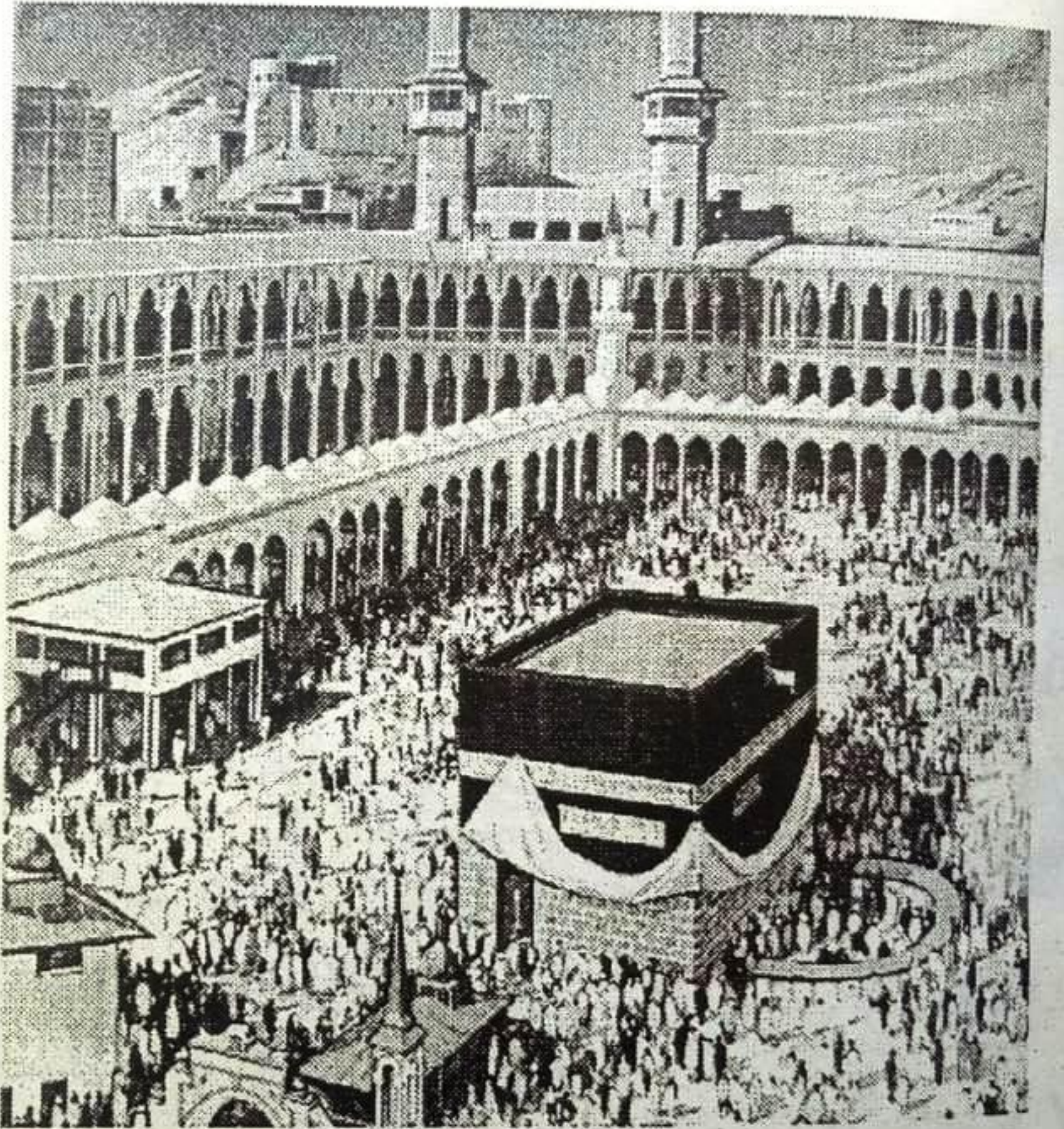
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کے خلاف جدوجہد کی اور غریبوں کی حمایت کی۔

مارکس عوام کے لئے

اس کے بعد جاگیرداری نظام قائم ہو گیا۔ ہندوستان میں جاگیرداری نظام اپنے عروج پر اکبر بادشاہ کے زمانے میں آیا۔
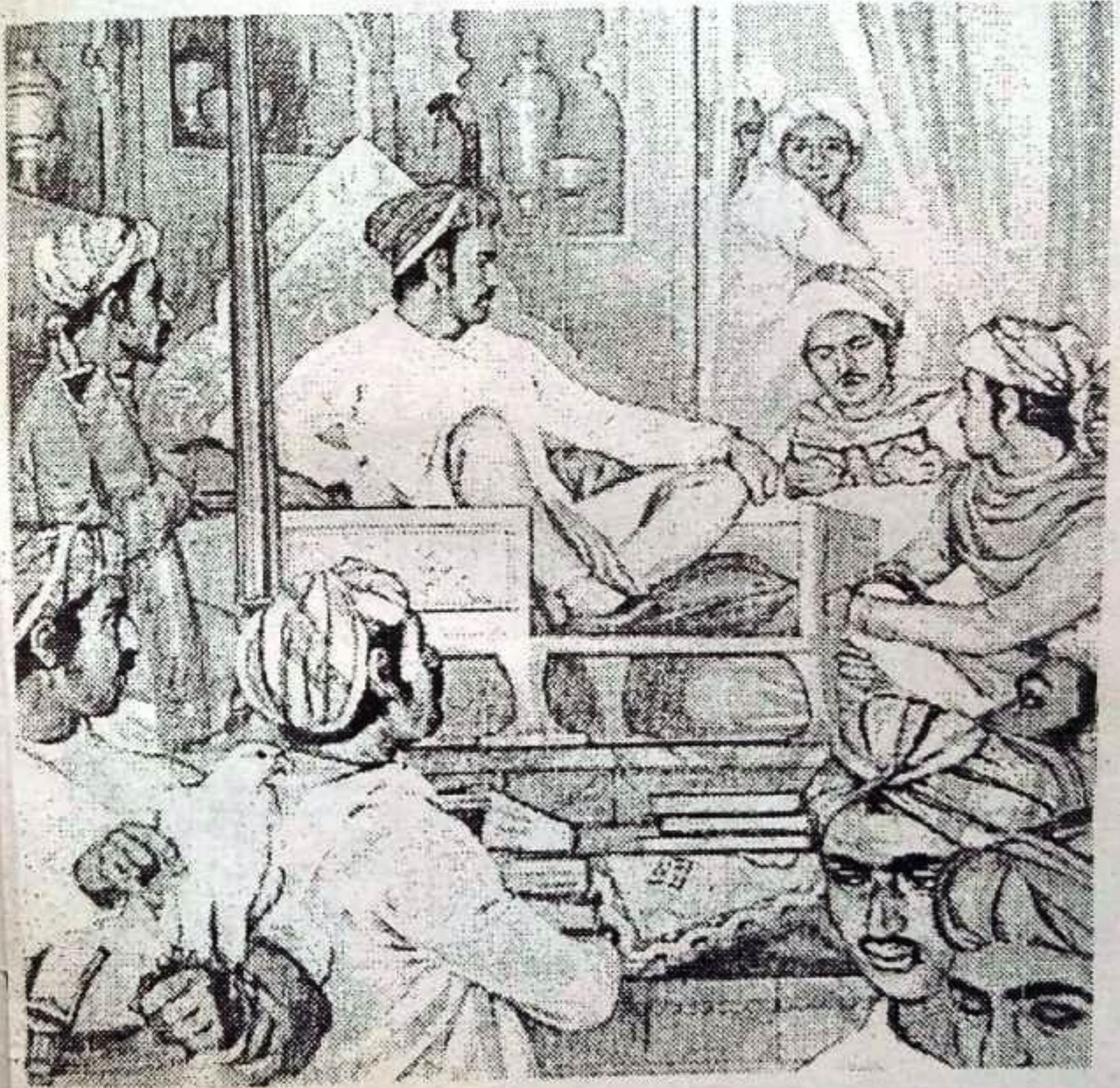
جاگیرداری میں پانچ

بنیادی طبقے ہوتے ہیں

اُستاد، کاریگر

جاگیرداری نظام کسان اور
کاریگر کی محنت کے
استحصال پر مبنی ہے

جیسے جیسے یہ نظام
پرانا ہوتا گیا،
بادشاہوں کا ظلم
بھی بڑھتا چلا گیا۔

جب معاشرہ ترقی
کرتا ہے تو
حکمرانوں کی طاقت
کم ہوجاتی ہے۔
حکمران اس کھوئی
ہوئی طاقت کو پھر
حاصل کرنے کے
لیے جبر کا سہارا
لیتے ہیں۔

اس کے بعد سرمایہ داری
کا نظام شروع ہو گیا۔
سرمایہ داری نظام کی وجہ سے
سائنس کی بہت ترقی ہوی۔

سرمایہ داری نظام سامراج
میں تبدیل ہو گیا، اور
برِ صغیر برطانوی سامراج
کی گرفت میں آ گیا۔

انسان کی ساری تاریخ طبقوں کی کشمکش کی تاریخ ہے۔

کس نے کہا: انسان کی تاریخ طبقاتی جدوجہد کی تاریخ ہے

طبقاتی جدوجہد مارکس کی ایجاد نہیں،
روم میں پادری، فوجی، کمی،
اور غلام ہوا کرتے تھے

جاگیرداری نظام میں جاگیردار،
زمین دار، مالک، کاریگر،
اور کسان ہوا کرتے تھے

سرمایہ داری نظام نے سب طبقوں
کو دو طبقوں میں بانٹ دیا ہے
سرمایہ دار اور مزدور۔
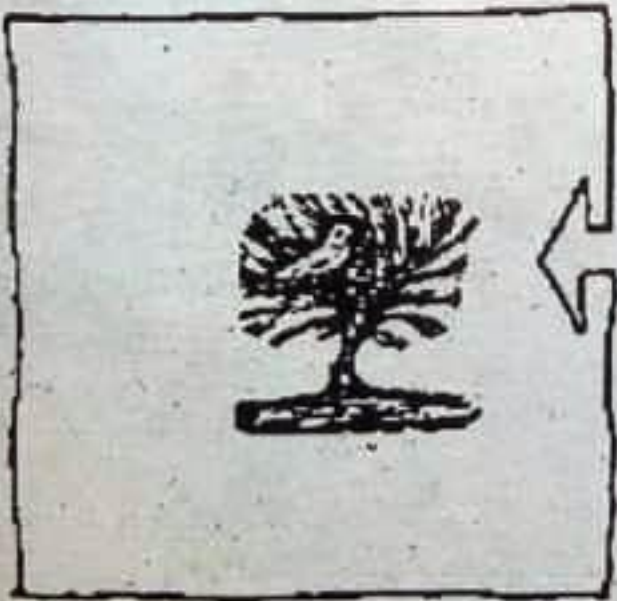
یہ تو رہی تاریخ کی بات، مگر
سوال تو یہ ہے
کہ آج کیا
ہو رہا ہے؟

کام کرنے میں
مزا ہی نہیں ہے
مارکس نے جب اپنے ارد گرد
دنیا کو دیکھا تو جانا کہ امیر غریب
کا فائدہ اٹھا رہا ہے
مگر یہ
کیسے ہوا
مارکس نے دیکھا کہ
مزدور طبقہ کو اپنی محنت
سے بیگانہ کیا جا رہا ہے
اپنی پہلی کتاب میں
مارکس نے اس بیگانگی
کے بارے میں لکھا
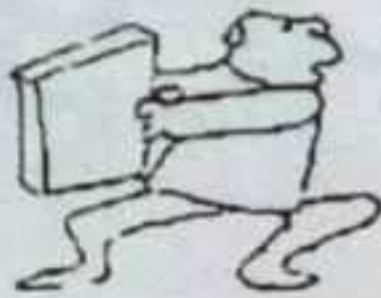
مارکس نے سوچا کہ مزدور
کی بیگانہ محنت کہاں جاتی ہے ؟
یہ محنت سرمایہ دار کا منافع بن
کر اس کی جیب میں چلی جاتی
ہے

مزدور کام کرتا ھے ،
اور سرمایہ دار منافع کماتا ھے
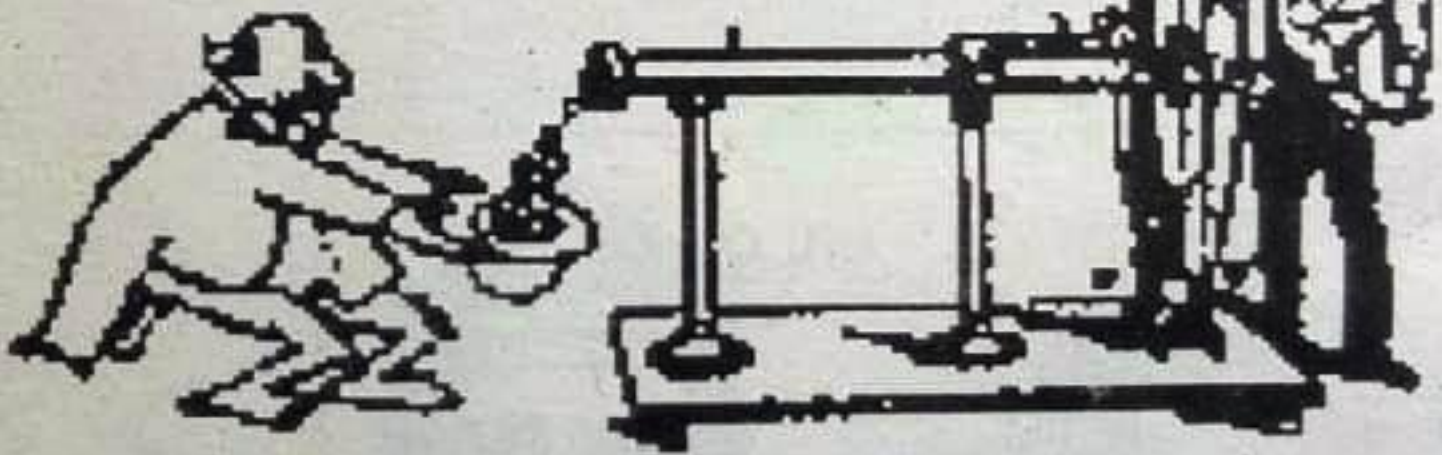
مزدور سرمایہ دار
کے لیے کام کر کر کے
ایک مشین بن جاتا
ہے
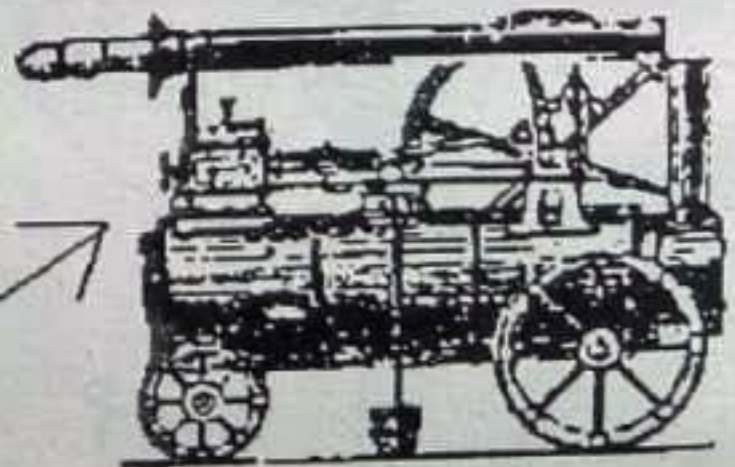
کتے سے بچ کے
سرمایہ دار اپنے خزانے کی حفاظت کرتا ہے،
اور مزدور کو کچھ بھی
دینے کے لیے
تیار نہیں ہوتا
مزدوروں کی محنت کا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے،
مگر مزدوروں کو اس کے بارے میں پورا علم نہیں
دینی لوگ بھی
مزدوروں کو غلط
نصیحت کرتے تھے
وہ کہتے تھے کہ یہ
قدرت کا نظام ہے کہ کچھ لوگ
حکمرانی کریں اور باقی محنت کریں
مزدور سوچتے
ہیں کہ دنیا بدل
نہیں سکتی

مارکس نے کہا کہ انسان کی سب سے بڑی خوبیاں اس کی محنت اور سوچ، انسان سے چھین لی گئی ہیں اور سرمایہ دار کی نجی ملکیت بن کے رہ گئی ہیں

جب بھی سرمایہ دار طبقہ آزادی کی بات کرتا ہے تو اس کا مطلب مزدور کو لوٹنے کی آزادی ہوتی ہے
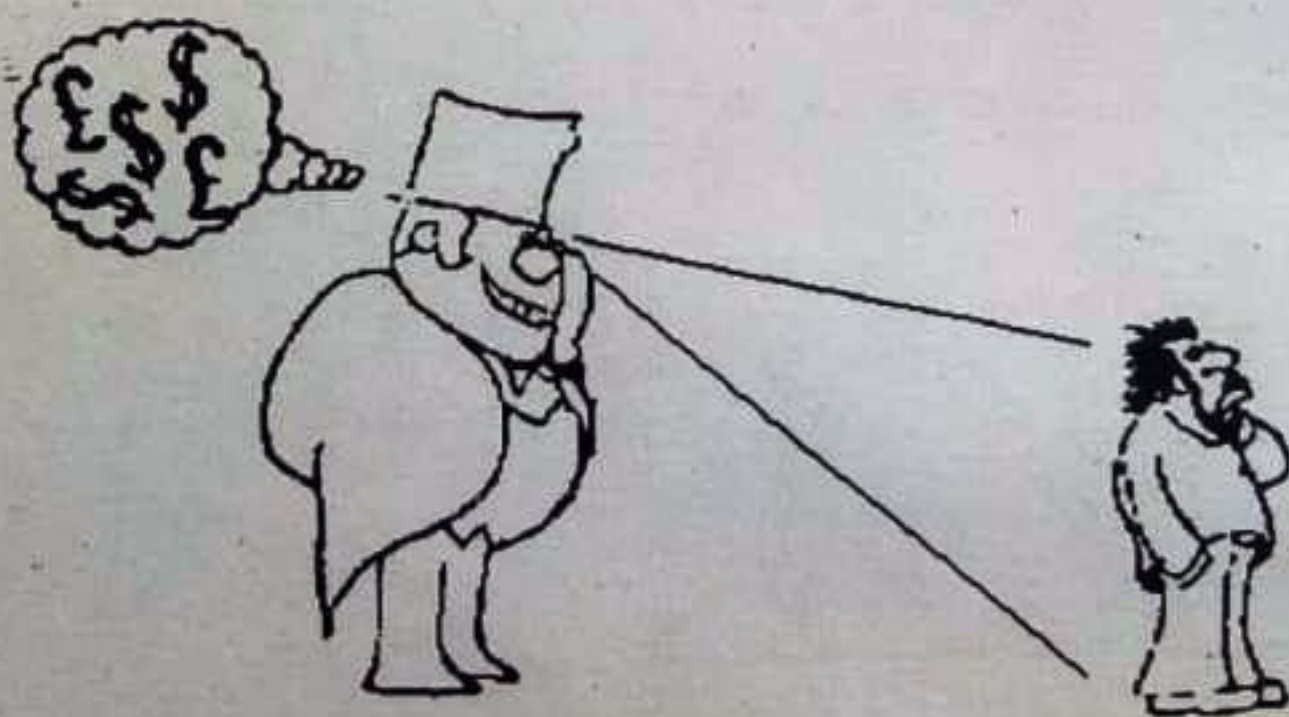
مارکس نے سرمایہ داری نظام کا پورا پورا جائزہ لینا شروع کیا اور اس نظام کو معاشیاتی پہلو سے سمجھنے کی جدوجہد شروع کر دی

مارکس عوام کے لئے

منافع کیا ہے؟

اگر ایک مزدور دہاڑی کے سو روپے لیتا ہے، اور ایک دہاڑی میں وہ ۵۰۰ روپے کا کام کر لیتا ہے، تو سرمایہ دار کو ۴۰۰ روپے کا منافع ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ منافع مزدور کی وہ محنت ہے، جو کے سرمایہ دار کی جیب میں چلی گئی ہے۔

سرمایہ دار بارہ گھنٹے میں
۴۰۰ضرب مزدوروں کی
تعداد منافع بنا لیتا ہے

اور ان تنخواہوں میں مزدور سرمایہ دار کی مزدوری بھی کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔

مزدور صرف سرمایہ دار کو منافع بنانے کے لیے جیتا ہے

مارکس عوام کے لئے

منافع کمانے کے لیے سرمایہ داروں کو دہاڑی کی قیمت کو کم رکھنا ضروری ہے دہاڑی کی قیمت کو کم صرف اور صرف بے روزگاری بڑھا کر رکھا جا سکتا ہے۔

منافع
بے روزگاری کی وجہ ہے۔

اگر بہت سے لوگ بے روزگار ہوں گے تو مزدور دہاڑی بھی زیادہ نہیں مانگیں گے اور کام بھی چپ کر کے کریں گے۔

اس کا مطلب ہوا کہ مزدوروں میں بے روزگاری پھیلانے کا مقصد مزدوروں کو اپنے پیر کے نیچے دبانا ہے۔
اس کا نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے کا آدھا حصہ بے روزگاری کا شکار ہو جاتا ہے اور آدھا حصہ کمر توڑ کام کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔
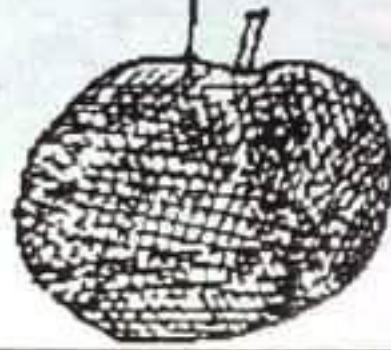
کسی چیز کی قیمت کس طرح مقرر کی جاتی ہے؟

قیمت، دراصل، انسانی محنت کی نمائندگی کرتی ہے

اس کا مطلب ہے کہ، اگر کسی چیز میں زیادہ محنت ہو گی تو وہ زیادہ مہنگی ہو گی۔

اگر کسی چیز میں دگنی محنت لگے گی، تو اس کی قیمت بھی دگنی ہو گی

محنت ہی ہر چیز کی
قیمت مقرر کرتی ہے

محنت انسان کو
زندہ رکھتی ہے

کسی چیز کی قیمت اُس چیز
میں چھپی ہوئی محنت کی
نشاندہی کرتی ہے۔
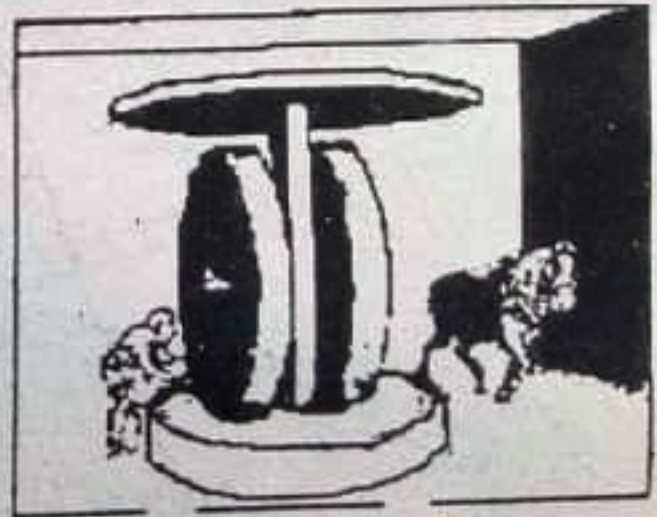
نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں انسان محنت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ محنت ہی قیمتیں مقرر کرتی ہے۔ مگر مزدور کو جو پیسے ملتے ہیں وہ صرف اتنے ہیں کہ مزدور زندہ رہ سکے۔ مزدور کی محنت کے باقی سارے پیسے سرمایہ دار کا منافع بن جاتے ہیں۔ منافع مزدور کی محنت کا ناجائز فائدہ ہے۔
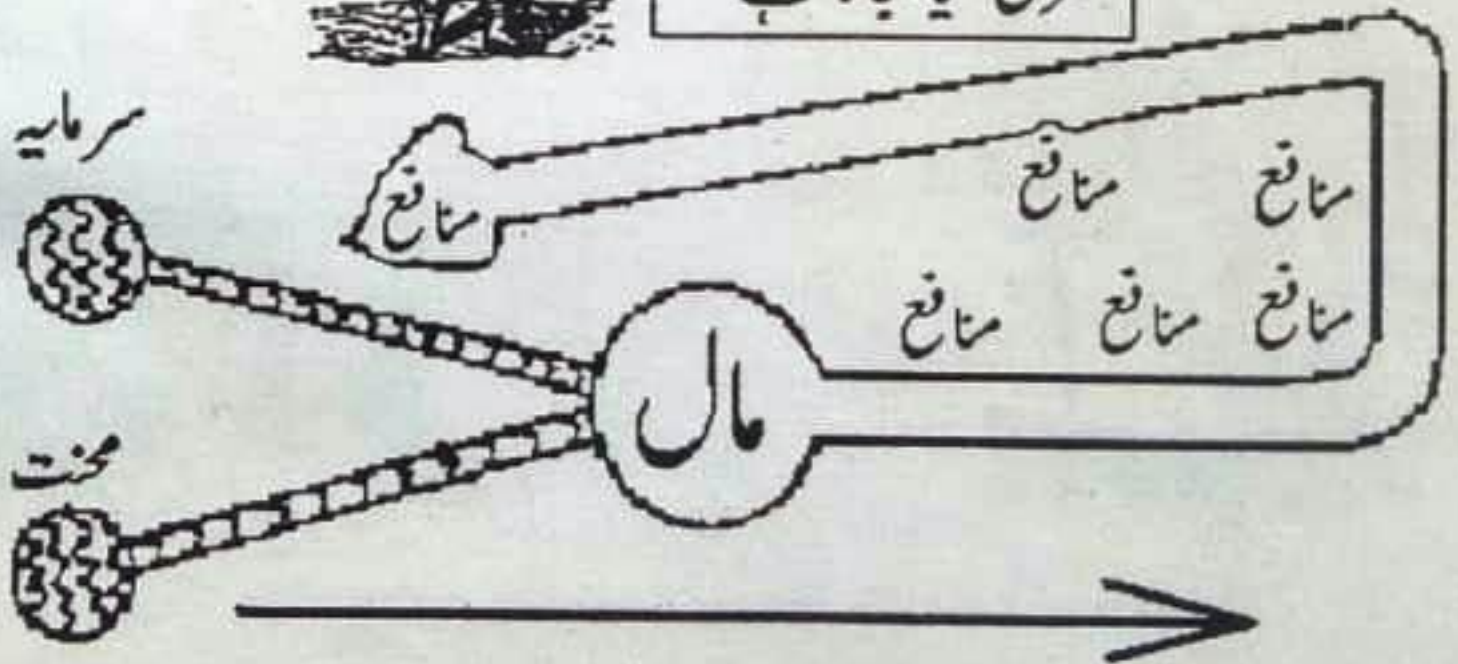
تاریخ میں کئی ذہین فرد گزرے ہیں انھوں
نے اپنی عقل اور محنت سے کئی ایجادات
انسان کی بہتری کے لیے بنائیں، مگر
آج یہ سب ایجادات اور ان کا فائدہ
سرمایہ دار کی مٹھی میں بند ہے اور صرف
سرمایہ دار ہی کو ان کا فائدہ ہو رہا ہے

اور یہ ہی سرمایہ داری کی جڑ ہے

عمارت بنانے
والے مستریوں
کا کام لیجیے
میں نے
کیا کیا ہے
یہ لوگ اپنی
محنت سے
سرمایہ داروں
کے لیے شاندار گھر بناتے ہیں
مگر خود یہ کچے مکانوں میں رہتے ہیں۔ آخر کیوں؟
اچھا، تو مزدور کیا کام کریں گے
اگر ہم نے ان کو کام نہیں دیا
اور سرمایہ دار زندہ
کیسے رہیں گے اگر
ہم نے کام نہ کیا

مگر یہ نظام زندہ کس طرح ہے

اس کا مطلب ہے کہ سرمایہ دار نے ذرائع پیداوار (فیکٹریاں، ملیں، زمینیں، اور کارخانے) پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قبضہ سرمایہ دار نے فوج، پولیس، عدالت، اور افسروں کے راج کے ذریعے قائم کیا ہوا ہے

اور یہ پورا نظام جبر و ظلم سے زندہ رکھا جاتا ہے۔

آپ شائد سوچ رہے ہیں کہ کیا تنخواہ بڑھا کے مسلہ ٹھیک نہیں ہو سکتا

پہلی بات تو یہ ہے کہ تنخواہ میں اضافہ سرمایہ دار کے منافع کو کم کرتا ہے، اس لیے سرمایہ دار کبھی بھی اس سے خوش نہیں ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر تنخواہ میں اضافہ ہو بھی جاتا ہے، تو سرمایہ دار قیمتوں میں اضافہ کر کے اور مہنگائی کے ذریعہ مزدور سے یہ بھی چھین لیتا ہے۔

مارکس نے کہا کہ مزدور طبقہ اس پورے نظام کو بدل دے گا

مگر یہ کیسے ؟

مزدور طبقہ ایک ایسا طبقہ ہے جو سب سے زیادہ پسا ہوا ہے اس وجہ سے مزدور انقلاب کے لیے سب سے پہلے تیار ہو جاتا ہے

اور اپنی محنت کی طاقت سے ہی وہ کھڑا ہو کر سرمایہ دار کو کچلے گا۔
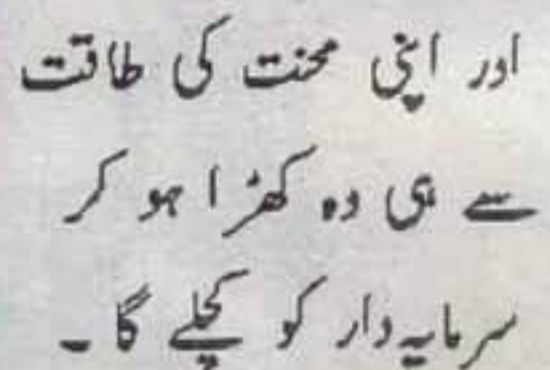
سرمایہ دار کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان ایک ایسا جوڑ ہو جس کی وجہ سے مزدور انقلابی نہ بنے۔
اس جوڑ کو ترقی کے نام پر منایا جاتا ہے، مگر اس میں سچائی صرف یہ ہے کہ سرمایہ دار کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور مزدور ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ مارکس مزدور کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ یہ جوڑ جھوٹ ہے

سرمایہ داری نظام کو ختم کرنے کے لیے کمیونسٹ خیالات درست ہیں۔ تاریخ دیکھے گی کہ یہ تحریک سرمایہ داری نظام سے ایک طویل اور مشکل جنگ لڑے گی۔

مارکس نے سوچا کہ مزدوروں کے خیالات اور ان کے نظریے کو آگے بڑھانے والا کوئی نہیں، مارکس نے مزدوروں کی آزادی اور ان کے نظریے کے مطابق مزدوروں کا فلسفہ لکھنا شروع کر دیا۔

مزدوروں کا فلسفہ
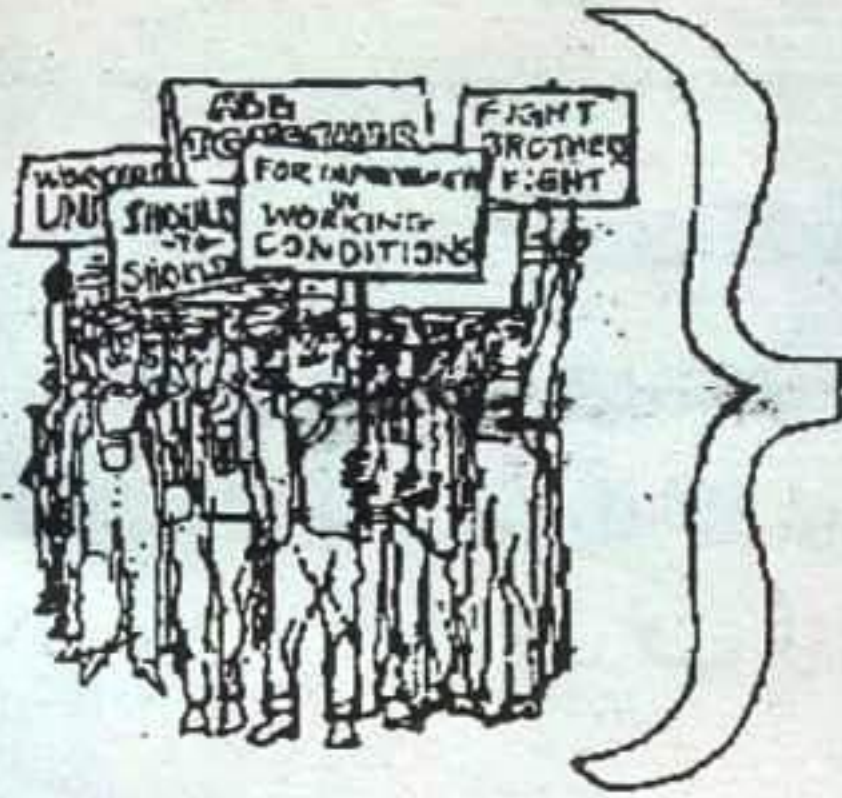
مارکس کو صرف ایک ہی راستہ نظر آرہا تھا

مارکس اور اس کے دوست اینگلز نے اپنے خیالات کمیونسٹ مینی فیسٹو میں لکھے

مارکس نے کہا
دنیا بھر کے محنت کشوں ایک ہو جائو !!!
جب پانچ انگلیاں
اکٹھی ہو جاتی ہیں
تو ایک مضبوط
مٹھی بن جاتی ہے
اس تصویر
سے بات واضح
ہو جاتی ہے
یونین کی کونفیڈریشن
کئی یونین
ایک یونین
مارکس عوام کے لئے
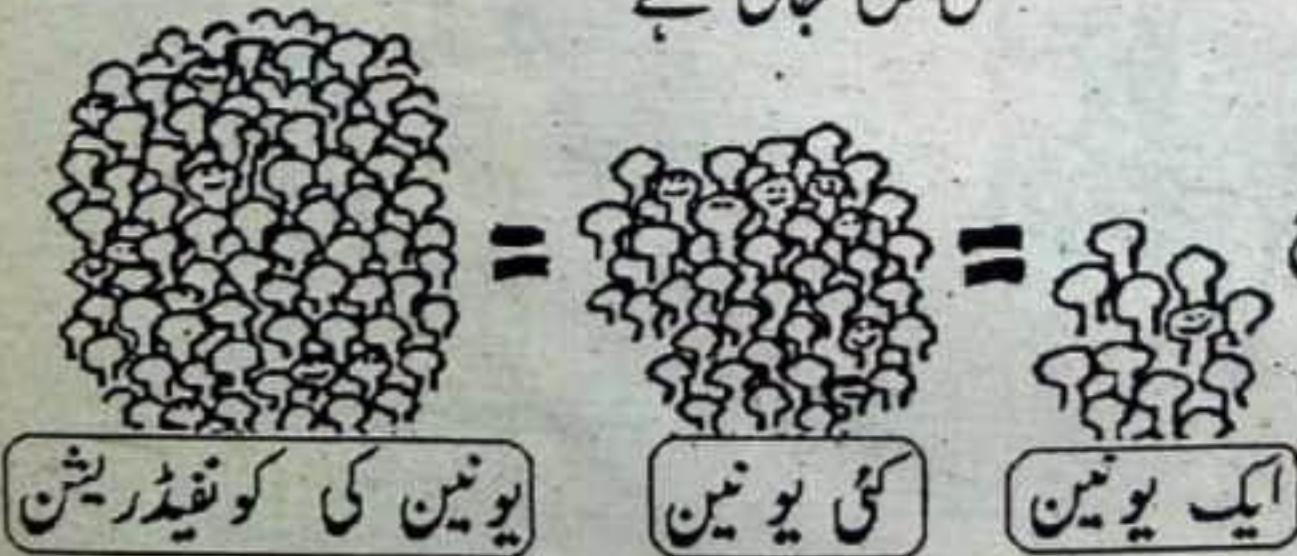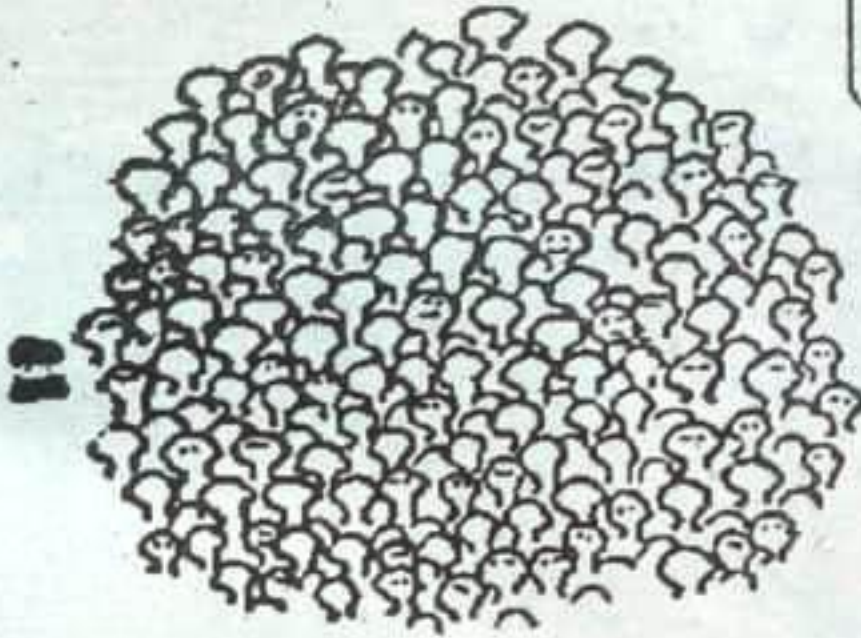
صرف مزدوروں کی متحد پارٹی
حکمران طبقہ کو شکست دے سکتی ہے

مگر یہ پارٹی
راتوں رات
تو تیار نہیں
ہو سکتی

اس میں وقت لگتا ہے

مارکس نے کہا کہ مزدور طبقہ
کو سیاست کے بارے میں
تعلیم دینا بہت ضروری ہے،
اُن کو شعور دینا ضروری ہے۔

سیاسی تعلیم سرمایہ داروں کے درمیان
تضاد کا فائدہ اٹھاتے ہوے مزدوروں
کی پارٹی کو مضبوط بنا سکتی ہے۔

اور مزدوروں کو ایک نئے
معاشرے کی طرف راہ
دکھا سکتی ہے

4

شکاری معاشرہ

غلامی کا دور

جاگیرداری کا دور

سرمایہ داری کا دور

مارکس کہتا ہے کہ ہر طبقہ کے کچھ مفادات ہوتے ہیں۔ ان مفادات کی وجہ سے ہر طبقہ کا ایک نظریہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ریاست، حکومت، معاشرہ، ہر سوال پر مزدور طبقہ کا اپنا نظریہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مزدور طبقہ اور سرمایہ دار طبقہ امن سے نہیں رہ سکتے کیوں کہ سرمایہ دار طبقہ مزدور طبقہ کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ سرمایہ دار طبقہ مزدوروں کا استحصال کر رہا ہے۔
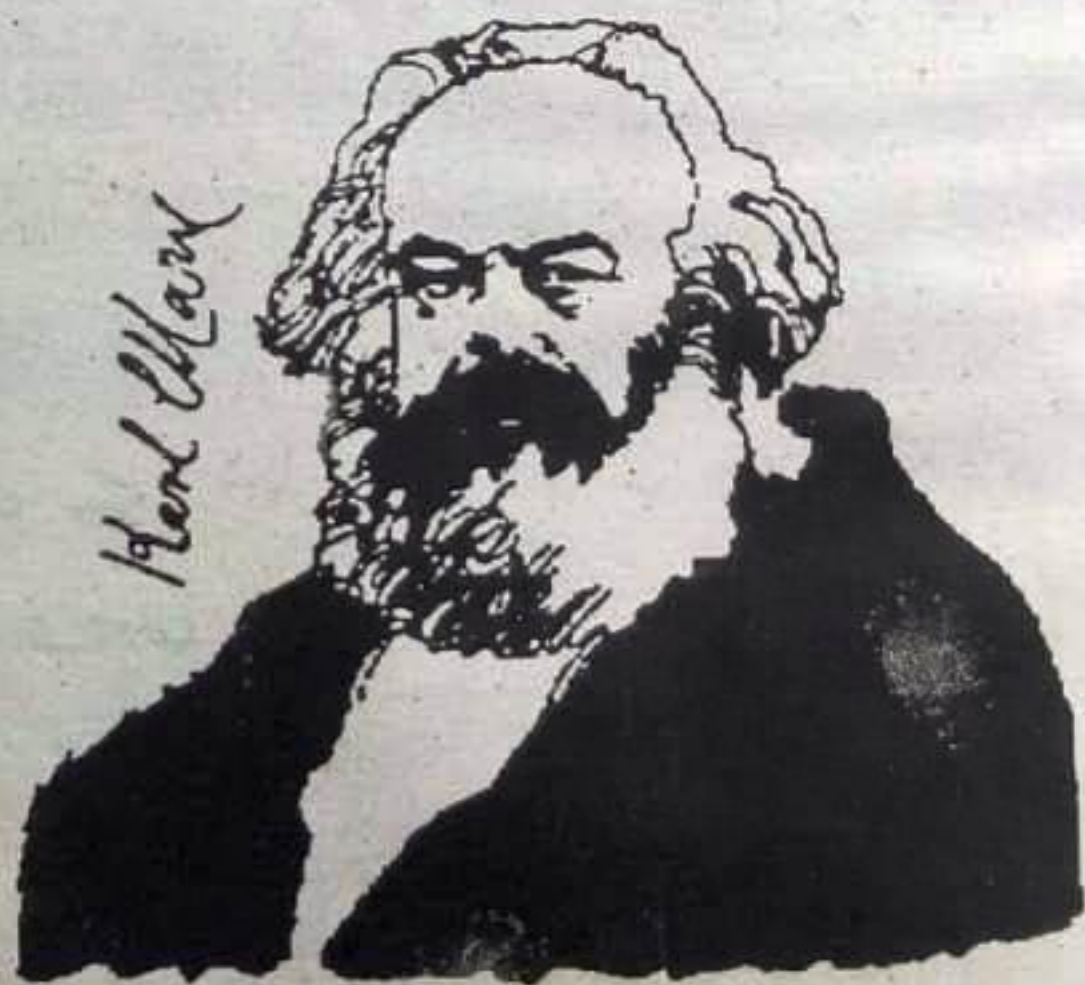
سرمایہ داری نے محنت کشوں کا استحصال
سب سے زیادہ شدید کر دیا ہے۔ مگر
اس شدت کی وجہ سے ہی اس نظام نے
مزدوروں کو متحد ہونے پر مجبور کر دیا ہے

سرمایہ داری میں ذرائع پیداوار (فیکٹریاں، زمینیں، کارخانے)
صرف سرمایہ دار کو فائدہ دیتے ہیں، باقی عوام بھوکی رہتی ہے

مگر مزدوروں کی جدوجہد کی کامیابی کا مطلب ہے
کہ ذرائع پیداوار (فیکٹریاں، زمینیں، کارخانے) ہر انسان
کی بہتری کے لیے استعمال ہوں اور کسی ایک انسان یا
طبقہ کے قبضہ میں نہ ہوں۔ اس مزدوروں کے نظام کو کہتے ہیں
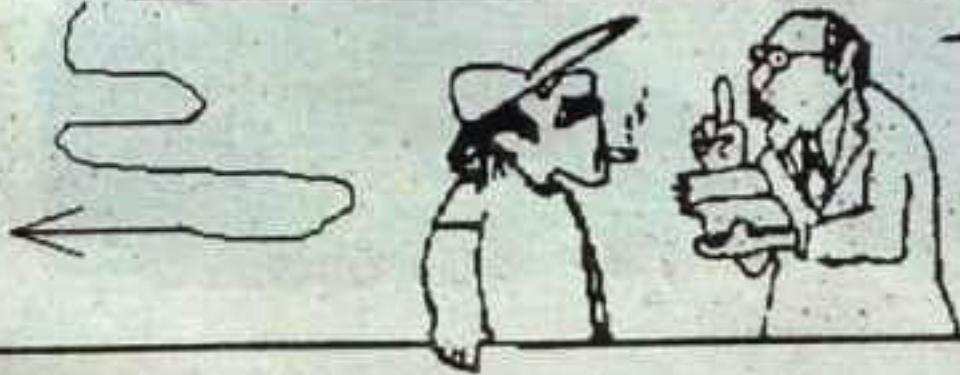
روس کے انقلاب کا لیڈر لینن تاریخ میں پہلی مزدوروں کی حکومت سے خطاب کر رہے ہیں۔ 1917)

سوشل ازم

مارکس عوام کے لئے
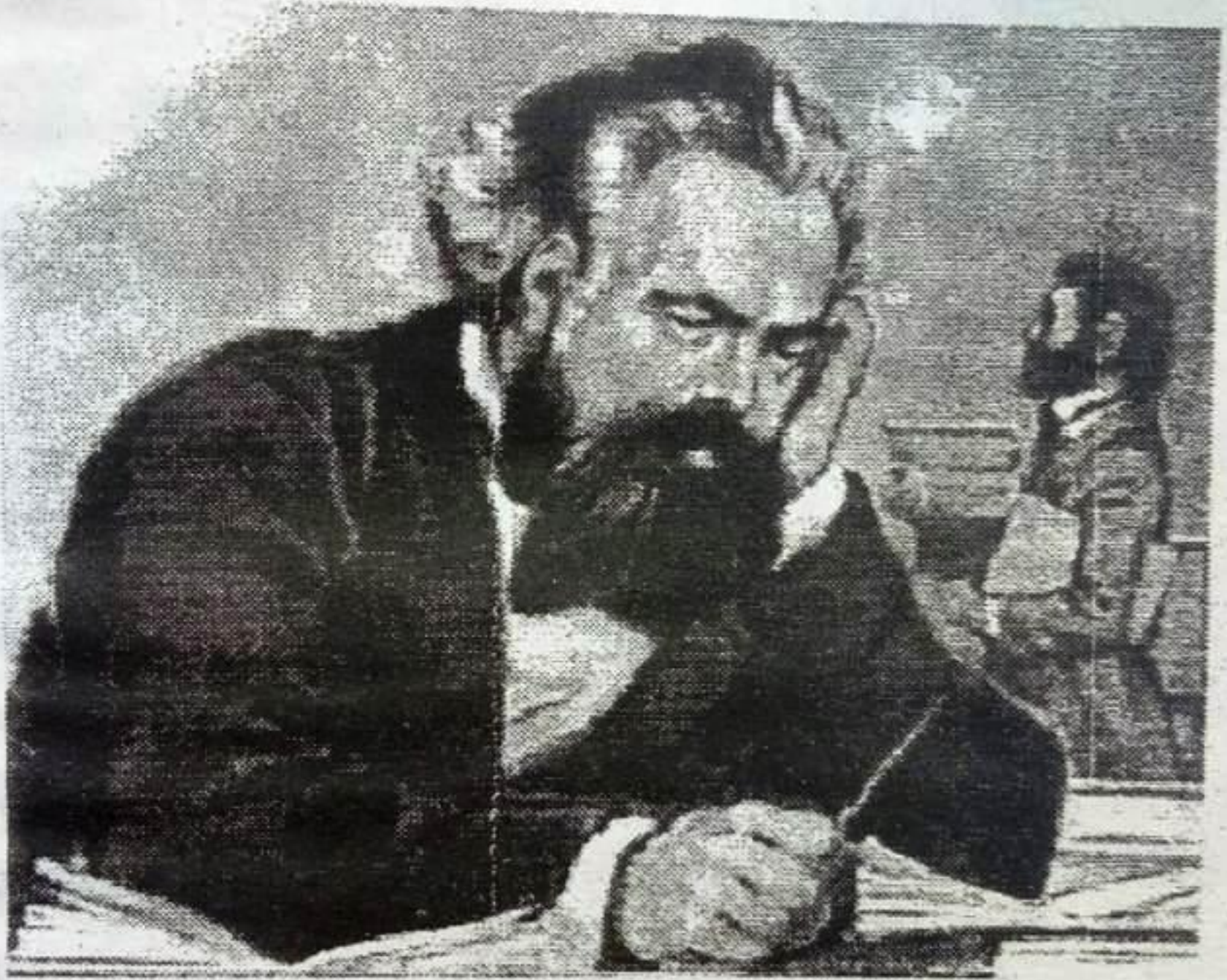
مارچ کو موجودہ زمانے کی سب سے بڑی سوچنے والی ہستی نے سوچنا بند کر دیا۔کارل مارکس نے انسانی تاریخ کے ارتقاکا اصول معلوم کیا۔مارکس ایک انقلابی تھا۔ مارکس کے رگ رگ میں جنگی جزبہ بھرا تھا۔وہ اس جوش اوراس کامیابی سے قدم جما کرلڑا کہ اس کی مثال کم ملے گی۔ (فریڈرک اینگلز)

آیئے ہم بھی عہد کریں

کہ پاکستان کے مزدوروں

کی آزادی کے لیے پورے

پورے جوش سے

جدوجہد کریں گے

1848 :کیمونسٹ مینی فیسٹو(The Communist Manifesto)

1850 :فرانس میں طبقاتی جدوجہد(The Class Struggles in France)

1859 :لوئی بوناپارٹ کی اٹھارویں بروميئر

(The Eighteenth Brumaire of Louis Bonaparte)

1865 : تنخواہ قیمت اور منافع(Wages,Price,Profit)

1871 :فرانس میں خانہ جنگی(The Civil-War in France)

1865 :سرمایہ جلد1 (Capital vol.1)

1885 :سرمایہ جلد2 (Capital vol.2)

1894 :سرمایہ جلد3 (Capital vol.3)

1853 :کلون کے کیمونسٹ مقدمہ کا انکشاف

(Revelations on the Communist Trail at Cologne)

1859 :سیاسی معاشیات پر تنقید

(A Contribution to the Critique of Political Economy)

غُربت کیوں ہے؟

بے روزگاری کیوں ہے؟

مہنگائی کیوں ہے؟

اِن حالات کو کس طرح تبدیل کیا جائے؟

ان سب کا جواب اِس باتصویر کتاب میں حاصل کریں
کارل مارکس کے خیالات اِن سوالات کا جواب دے سکتے ہیں